عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

جون 2004ء

ربیع الثانی ۱۴۲۵

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

گلیوں میں میری لاش کھینچتے پھرو کہ میں

اسلام مذہب میں اعتدال، رواداری یا انتہا پسندی

خلفاء راشدین اور قتل مرتد

عراق میں امریکہ مخالف جدوجہد

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net

شمارہ نمبر 4 ــــــ جلد نمبر 39/8

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 4 ☆ جلد 8 / 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر رانا محمد طفیل جاوید

منیجر قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفی	مولانا عزیز الرحمن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

پہلی شکست	صاحبزادہ طارق محمود	3
عراق میں امریکہ مخالف جدوجہد اور ایران		5

مقالات ومضامین

امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ	حافظ محمد اقبال رنگونی	7
گلیوں میں میری لاش کھینچتے پھرو کہ میں	اوریا مقبول جان	11
اسلام مذہب میں اعتدال......رواداری یا انتہا پسندی	ڈاکٹر اکرام اللہ جان	13

ردقادیانیت

خلفائے راشدین اور قتل مرتد	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ	20
نزول مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی	مولانا اصغر علی روحیؒ	29
سابق قادیانی مظفر احمد مظفر سے انٹرویو	نمائندہ ختم نبوت	31
تحقیقات دستگیریہ	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	37

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	46
قافلہ آخرت	ادارہ	53
تبصرہ کتب	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

پہلی شکست!

امریکی فوج کے خلاف عراقی عوام کی تحریک مزاحمت کے پیش نظر امریکہ نے فلوجہ سے اپنی فوج واپس بلانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اتحادی ممالک نے بھی عراق کی دلدل سے اپنی فوجیں کھسکانے کے لئے بہانے تراشنے شروع کردیئے ہیں۔ کچھ دن پہلے امریکی فوج کے ایک سابق جنرل ولیم اوڈم نے امریکی صدر بش سے کہا ہے کہ بیشتر اس کے کہ ہمارا حشر بھی سویت یونین جیسا ہو ہمیں عراق سے اپنی افواج واپس بلالینی چاہئے۔ کیونکہ وہاں ہم مکمل طور پر ناکام ہوچکے ہیں۔ اب جبکہ امریکہ نے فلوجہ سے اپنی فوج نکالنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ امریکہ نے عراق پر چڑھائی کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ امریکہ نے عراقی عوام کے دلوں میں صدام حسین کی پھیلی نفرت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ فلوجہ کی پسپائی اور شکست کے بعد امریکہ کو سوچنا چاہئے کہ آیا وہ پورے عراق پر اپنا تسلط برقرار رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں شک نہیں کہ عراقی عوام صدر صدام حسین کے جبر اور ظلم وستم سے نالاں تھے اور اندر ہی اندر ان کا درجہ اشتعال انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ امریکی افواج کے داخلہ کے بعد امریکی فوج نے جس قدر ظلم وستم کا بازار گرم کیا۔ بستیوں کی بستیاں اجاڑ کے رکھ دیں۔ ماؤں کی گودیں ویران کردیں۔ نوجوانوں کو والدین کے سامنے گولیوں سے نشانہ بنایا گیا۔ امریکی ظلم وستم‘ بربریت سفاکی کا نتیجہ یہ نکلا کہ عراقی مسلمان نہ صرف امریکہ سے نفرت کرنے لگے بلکہ: ’’جانے کے بعد تیری یاد آئی‘‘ کے جذبات عود کر آئے اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس ظلم سے صدر صدام حسین کا ظلم بہتر تھا۔ کم از کم وہ اپنا سمجھ کر مارتا تھا۔ جب کہ امریکی بے رحمی سے مارتے ہیں۔ عراق میں عوام کی نفرت کا عالم یہ ہے کہ وہ امریکی فوجیوں پر تھوکتے ہیں۔ گزرتے قافلوں پر گندگی کے بھرے شاپر ان پر پھینکے جاتے ہیں۔ امریکی فوج کے خلاف نفرت کے اظہار کے لئے روزانہ جلوس نکلتے ہیں۔

حال ہی میں شیعہ سنی اتحاد کے عملی مظاہرے عراق میں دیکھنے میں آرہے ہیں۔ شیعہ سنی اتحاد نے امریکہ کو اورزیادہ پریشان کردیا ہے۔ امریکی صدر جو انتخابات سے پہلے عراق پر مکمل تسلط کی نوید اپنی قوم کو سنانا چاہتے تھے ان کی یہ حسرت بھی برآتی نظر نہیں آتی۔ اسی باعث تو انہوں نے صدر صدام حسین کی ڈرامائی گرفتاری کا ناٹک رچایا تھا۔ فلوجہ میں ذلت آمیز پسپائی کے بعد صدر بش کی مقبولیت کا گراف مزید تیزی سے نیچے آیا ہے اور ہونے والے انتخابات میں ان کی کامیابی بھی مشکوک نظر آنے لگی ہے۔ عراقی قیدیوں پر امریکی فوج کے مظالم نے مزید رہی سہی کسر نکال دی ہے۔ پوری دنیا کا میڈیا امریکی فوج کے غیر مہذب رویے اور روا رکھے گئے انسانیت سوز مظالم کے خلاف

صدائے احتجاج بلند کررہا ہے۔عربی اور امریکی ٹی وی چینلز نے ابوغریب جیل میں امریکی فوجیوں کی جانب سے عراقی قیدیوں پر وحشیانہ مظالم اور غیرانسانی سلوک سے متعلق جو تصاویر شائع کی ہیں امریکی حکومت نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔امریکی فوج اعلیٰ حکام اور امریکی حکومت کی جانب سے ان شرمناک واقعات کو تسلیم کر لینے کے بعد کیا یہ ثابت نہیں ہوگیا کہ مہذب اور اعلیٰ اقدار کے دعوے داروں نے کس قدر اخلاق گراوٹ کا ثبوت دیا ہے۔

امریکی فوج نے اسی اخلاقی باختگی کا عملی مظاہرہ افغانستان میں طالبان کے ساتھ کیا تھا۔افسوس کہ عالمی برادری پوری طرح روا رکھی گئی سفاکی' چنگیزیت سے متعارف نہ ہوسکی۔امریکی اصلیت کا چہرہ تو افغانستان میں ہی بے نقاب ہوگیا تھا۔اب عراقی قیدیوں سے روا رکھے گئے مظالم نے سابقہ ظلم وستم کے واقعات پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔

قارئین نے اخبارات کے ذریعہ یقیناً عراقی قیدیوں پر ہونے والے مظالم کی تصاویر دیکھی ہوں گی۔ یہ رونگٹے کھڑے کردینے والے واقعات عربوں' مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہیں۔امریکی دوستی' جمہوریت نوازی' معاشی اقتصادی تعاون' انصاف پسندی اور روشن خیالی کے سحر میں گرفتار دانشوروں' تجزیہ نگاروں کو غیر جانبدارانہ طور پر فیصلہ کرنا چاہئے کہ امریکہ نے اقوام متحدہ اور عالمی اسلامی برادری کی پروا کئے بغیر عراق پر قبضہ کرکے تمام اخلاقی حدود وقیود کو یک جست عبور کیا ہے۔امریکہ کو یقیناً اپنے کئے کی سزا مل کررہے گی۔ امریکہ ایک سال قبل عراقی عوام کی مداخلت کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔آج امریکہ فلوجہ سے ہاتھ کھڑا کررہا ہے تو کل کربلا' نجف اور دیگر علاقوں سے بھی اس طرح ذلت آمیز پسپائی اختیار کرنے پر مجبور ہوگا۔انشاءاللہ!

عالم اسلام اگر اب بھی بیداری کا مظاہرہ نہیں کرتا اور عراقی قیدیوں سے روا رکھے گئے مظالم سے ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر ان کا خدا حافظ ہے۔دنیا بھر میں امریکہ کے خلاف انسانیت سوز مظالم کے حوالہ سے احتجاج اور نفرت کے جذبات کا ابھرنا ایک فطری امر ہے۔ان حالات میں عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا چاہئے۔پاکستان کو عراقی مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے طور پر اپنی افواج کو عراق نہ بھیجے جانے کا اعلان کردینا چاہئے۔اس طرح نہ صرف عراقی مسلمانوں میں پاکستان کی قدرومنزلت میں اضافہ ہوگا بلکہ عالم اسلام میں ہمارا امتاثر امیج بھی بحال ہوگا۔پاکستان ابھی تک اسلامی برادری میں کوئی قابل ذکر کردار ادا نہیں کرسکا۔بلکہ ہم نے تو امریکہ کے نمبروان اتحادی بننے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

اب بلاشبہ لاجسٹک سپورٹ کا وقت ختم ہوگیا ہے صدر پرویز مشرف نے ایک محدود مدت کے لئے لاجسٹک سپورٹ کا وعدہ کیا تھا۔امریکہ افغانستان' عراق کی دلدل میں اس بری طرح پھنس چکا ہے کہ اب کسی قسم کی سپورٹ اس کے لئے آکسیجن اور خون سے کم نہ ہوگی۔بہتر ہوگا کہ...... کردہ گناہوں کی سزا پانے والے مریض کو اس کی حالت پر چھوڑ کر ان کا عبرتناک انجام دیکھنے کا مظاہرہ کیا جائے۔ہزاروں' لاکھوں کلمہ گو بے گناہ مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپانے والے امریکہ کے لئے خدائی وعید آپہنچی ہے۔بے گناہ انسانوں کا خون رنگ لانے کو ہے۔

ان حالات میں سنجیدگی اور متانت سے غور وفکر کرنا ہوگا:

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جائے گا
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

عراق میں امریکہ مخالف مسلح جدوجہد اور ایران

جب سے امریکی قابض فوج نے عراق میں شیعہ آبادی کی حمایت کھوئی ہے امریکی انٹیلی جنس اس اچانک تبدیلی کے پیچھے ایرانی کردار کے ثبوت تلاش کررہی ہے۔ گزشتہ ہفتے امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

''ہمیں معلوم ہے کہ ایران عراقی معاملات میں مداخلت کررہا ہے اور اگر ہمسایہ ممالک عراق کے معاملات میں مداخلت کریں گے تو اس میں کسی کا بھلا نہیں ہوگا۔''

امریکی حکام کو ایک طویل عرصہ سے اس بات کا شک ہے کہ عراق میں امریکہ مخالف اقدامات کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عراق پر امریکی قبضہ سے قبل ہی ان ایرانی مذہبی رہنماؤں کی نگرانی کی جارہی تھی جو ایران میں صدام حکومت کا خاتمہ چاہتے تھے اور اس سلسلے میں عملی اقدامات بھی کرتے تھے۔ لیکن اب امریکہ کو عراق میں ایک سخت مخالفت کا سامنا ہے جو مقتدیٰ الصدر کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ امریکہ کے خلاف حالیہ بغاوت کے سربراہ مقتدیٰ الصدر کے اہم ایرانی دینی رہنماؤں کے ساتھ تعلقات کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ امریکی حکام نے یہ بھی کہا ہے کہ ایران مسلح جدوجہد کے لئے باغیوں کو رقوم اور اسلحہ بھی فراہم کررہا ہے۔ امریکی انٹیلی جنس کے مطابق ایران کے ساتھ 15 سو کلومیٹر طویل عراقی سرحد اس وقت ایرانی جاسوسوں کی نقل وحرکت کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں ایرانی زائرین روزانہ مقامات مقدسہ پر حاضری کے لئے عراق میں داخل ہوتے ہیں اور ان میں وہ سینکڑوں جاسوس بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مقصد مقامات مقدسہ کی زیارت نہیں بلکہ امریکہ مخالف قوتوں کو مدد فراہم کرنا ہے۔

اصل سوال یہ ہے کہ آیا ایران سرکاری سطح پر امریکہ مخالف قوتوں کی مدد کررہا ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امریکی حکام اس بارے میں قطعی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے۔ اسی پریس کانفرنس میں جس کا حوالہ شروع میں دیا گیا تھا رمزفیلڈ نے کہا کہ:

''ہمارے پاس ابھی اس حوالے سے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں کہ ایران براہ راست الصدر کی مدد کررہا ہے۔''

عراق میں تعینات ایک فوجی افسر کے مطابق ہم نے آج کل اپنی تمام تر توجہ اسی بات پر مرکوز کررکھی ہے کہ آیا ایران امریکہ مخالف حملوں میں ملوث ہے یا نہیں۔ ہمیں ابھی اس سلسلے میں ٹھوس شواہد نہیں ملے۔ اس سلسلے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عراق میں سب سے بڑی شیعہ عسکری تنظیم 'بدر ملیشیا'' ہے جسے ایران ایک طویل عرصہ سے

مدد فراہم کر رہا ہے۔لیکن یہ تنظیم تا حال مسلح جدوجہد میں شامل نہیں ہوئی۔ایران کے اہم سیاسی حلقے بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ عراق میں مقتدیٰ الصدر جیسے کسی شخص کو اختیارات دینے کی ایران ہرگز حمایت نہیں کر سکتا۔

ایران کے صدر محمد خاتمی کے ایک انتہائی قریبی ساتھی کے حوالے سے امریکی حکام کو معلوم ہوا ہے کہ الصدر ایرانی عوام اور بااثر حلقوں کی اکثریت کے لئے قابل قبول نہیں۔امریکی سفارتکار اور انٹیلی جنس حکام کا کہنا ہے کہ ایرانی انٹیلی جنس کے اعلیٰ حکام کو یقین ہے کہ جب عراق میں اختیارات صحیح معنوں میں عوام کو واپس لوٹائے جائیں گے تو ایران وہ سب کچھ حاصل کرلے گا جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ایران کے مقاصد یہ ہیں کہ امریکہ عراق سے نکل جائے اور عراق میں ایران کی حامی شیعہ حکومت برسراقتدار آجائے۔ایران کو توقع ہے کہ جب امریکہ اقتدار عراقیوں کو سونپے گا تو عراق کے گرینڈ آیت اللہ علی حسینی سیستانی اور عراقی عبوری گورننگ کونسل کے ایران نواز رکن عبدالعزیز الحکیم کو نئی حکومت میں اہم ذمہ داریاں سونپی جائیں گی۔

ایک اہم امریکی سرکاری شخصیت کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات میں ایران کی پوری کوشش ہوگی کہ وہ امریکہ کے ساتھ کسی تنازعہ میں نہ الجھے۔اس وقت امریکی حکام اس تشویش میں مبتلا ہیں کہ اگر عراق میں امن وامان بحال نہ ہوا تو کہیں ایران کی القدس فورسز امریکہ مخالف سرگرمیوں میں شامل نہ ہوجائیں جو قبل ازیں لبنان کی جہادی تنظیم حزب اللہ کے ساتھ مل کر کام کرتی رہی ہے۔ادھر ایران کے دیگر ہمسایہ ممالک چاہتے ہیں کہ بغداد میں سنی حکومت اقتدار سنبھالے۔ان تمام حالات کو دیکھتے ہوئے ظاہر ہوتا ہے کہ عراق میں بیرونی مداخلت کا ابھی محض آغاز ہوا ہے۔

بقیہ: نزول عیسیٰ علیہ السلام

قادیانی کا یہ کہنا کہ وہ عیسائیت کو توڑ ڈالے گا۔دعویٰ بلادلیل ہے۔جو ہرگز قابل سماعت نہیں۔کیونکہ مرزا کی اس قدر خامہ فرسائی سے عیسائیت میں کچھ فرق نہیں آیا۔عیسائی بدستور اپنی کاروائی کئے جارہے ہیں اور اگر کہا جائے فی حد ذاتہ حق کو باطل سے علیحدہ کر کے دکھانا مقصود ہے خواہ عیسائی مانیں یا نہ مانیں۔تو ہم کہتے ہیں کہ یہ کام تو قرآن مجید نے بزمانہ حیات نبوی پورا کر دکھایا تھا اور بعدازاں علمائے اسلام ہمیشہ ایسا کرتے رہے۔مرزا قادیانی نے کون سی نئی بات کی جس سے وہ مستحق نبوت ہوگیا۔ہاں! یہ بات ضرور ہے کہ آنے والا مسیح تمام اختلافات کو دور کر کے مختلف فرقوں کو ایک بنادے گا۔مگر مرزا قادیانی نے مسلمانوں میں ایسی تفریق پیدا کر دی کہ سلام' طعام' کلام وغیرہ سب کچھ مریدوں سے چھڑوا دیا۔چنانچہ اب انہیں مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رہا۔........... انا للہ وانا الیہ راجعون!

بہرصورت حدیث نزول مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی سے کسی قسم کا تعلق نہیں اور جو تاویلات رکیکہ وہ پیش کرتا ہے محض بے جوڑ باتیں ہیں۔جن کی تائید کسی طرح نہیں ہوسکتی۔

اعلان: وولڈ فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت کی 8 ویں قسط شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے سفر پر ہونے کی وجہ سے شامل اشاعت نہ ہوسکی۔معذرت کے ساتھ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا محمد اقبال رنگونی

قسط نمبر 7

امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

حضرت عامر بن عبداللہ (ابوعبیدہ بن الجراح) آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں اور سابقین اولین میں سے ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ آپ آنحضرت ﷺ کے ان دس مقدس صحابہ عظام میں سے ہیں جنہیں اس دنیا میں جنت کی بشارت دی جا چکی تھی۔ آپ لسان نبوت سے امین الامت کا لقب پا چکے ہیں۔ علم وعمل زہد وتقویٰ میں آپ کا مقام بہت اونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناگوں خوبیوں اور کمالات سے مالا مال کیا تھا اور سب صحابہ کرامؓ کے دلوں میں آپ کی عظمت ووقعت تھی۔

حضرت ابوعبیدہؓ کا اسم گرامی عامر بن عبداللہ ہے۔ تاہم آپ اپنی کنیت حضرت ابوعبیدہ سے معروف ہوئے ہیں۔ آپ کا لقب امین الامت ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضور ﷺ سے جا کر مل جاتا ہے۔ آپ ہجرت سے تقریباً چالیس سال قبل پیدا ہوئے تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو اسلام کی آواز آپ کے کان میں بھی پڑی۔ حضرت صدیق اکبرؓ آپ کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ چنانچہ آپ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کر لیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ ابھی حضور ﷺ دار ارقم میں پناہ گزیں بھی نہ ہوئے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوعبیدہؓ آنحضرت ﷺ کے ان سعادت مند صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور میں حضور ﷺ کا دامن تھام لیا تھا اور پھر زندگی بھر آپ کے دامن سے وابستہ رہے۔

جب مشرکوں کو آپ کے اسلام کی خبر ملی تو انہوں نے دیگر مسلمانوں کی طرح آپ کو بھی ظلم وستم کا ہدف بنالیا۔ حتیٰ کہ آپ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں کئی سال رہنے کے بعد دوبارہ مکہ مکرمہ آئے۔ جب حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اجازت دی تو آپ نے پھر ایک مرتبہ ہجرت کی۔ یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت تھی۔ اس طرح آپ کو دو مرتبہ ہجرت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں آنحضرت ﷺ نے آپ کا حضرت سعد بن معاذؓ (جو قبیلہ اوس کے سردار ہوئے ہیں) کے ساتھ بھائی چارہ کرا دیا۔ (اصابہ ج۲ ص۲۵۳)

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت ابوطلحہؓ کے درمیان مواخاۃ قائم کی۔

آنحضرت ﷺ نے آپ کو امین امت کا لقب دیا اور فرمایا کہ ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا

امین حضرت ابوعبیدہ ہے: ’’الاان لکل امة امینا وان امین هذه الامة ابوعبیدة بن الجراح ۰ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷‘‘

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابوعبیدہؓ میرے امین ہیں: ’’ان لکل نبی امینا وامینی ابوعبیدة بن الجراح ۰ ریاض النضرة ج ۲ ص ۳۴۹‘‘

ایک مرتبہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ ابوعبیدہؓ بہت ہی اچھے آدمی ہیں: ’’نعم الرجل ابوعبیدة بن الجراح ۰ ایضاً طبقات ص ۳۱۵‘‘

حضرت شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضورﷺ سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے۔ آپ نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ...... میں نے کہا پھر کسے؟...... کہا حضرت عمرؓ...... میں نے کہا پھر؟...... کہا ابوعبیدہؓ کو۔ (جامع ترمذی ج۲ ص ۲۱۷)

حضرت ابوعبیدہؓ نے دین کی حمایت میں اپنے عزیزوں کی کوئی پرواہ نہ کی جو بھی سامنے آیا اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اسلام کی خاطر اپنے باپ کو قتل کرنے سے بھی نہیں ہچکچائے۔ غزوہ بدر کے موقع پر ان کے والد کافروں کی صف میں تھے اور اپنے بیٹے کے خلاف صف آراء تھے۔ وہ موقع کی تلاش میں تھے کہ کسی طرح اپنے بیٹے کا کام تمام کریں۔ انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی جب دیکھا کہ ان کے والد باز نہیں آرہے ہیں تو موقع پا کر ان پر اس طرح حملہ کیا کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگئے اور دنیا نے دیکھا کہ ایمانی رشتہ ہر رشتے پر غالب آگیا: ’’وقتل اباه یوم بدر کافر ۰ تهذیب ج ۵ ص ۷۳‘‘

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی تعریف فرمائی اور ان کی خدا اور رسولﷺ کے ساتھ گہرے تعلق کی خبر دی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:

’’لاتجد قوما یومنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله ورسوله ولوکانوا آبائهم اوابنائهم اواخوانهم او عشیرتهم اولئك کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه ۰ پ۲۸ سورة الحشر ۲۲‘‘ ترجمہ:...... ’’تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر کہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے۔ ان کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کرے ان کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں ان میں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ وہ لوگ ہیں اللہ کا گروہ خبردار سنتا ہے جو گروہ اللہ کا ہے وہی مراد کو پہنچے۔‘‘

حافظ ابونعیم (۴۳۰ھ) نے آپ کا تذکرہ جس عقیدت سے کیا ہے اسے دیکھئے:

’’ومنهم الرشید الامین والعامل الزهید امین الامة ابوعبیدة کان للأ جانب من المومنین ودیدا وعلی الاقلرب من المشرکین شدیدا فیه نزلت لاتجد قوما یومنون بالله والیوم

الاخر یوادون من حاد الله ورسوله (الایة) صبر علی الاقتصار علی القلیل الی ان حان من النقلة والرحیل ۰ حلیة الاولیاء ج۱ ص۱۰۵"

امام ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"احد العشرة المشهود لهم بالجنة وشهد بدرا واحدا وسائر المشاهد مع رسول اللهﷺ وهاجر الی الحبشة الهجرة الثانیة ۰ اسد الغابة ج۶ ص۲۰۲"

صاحب مشکوٰۃ شیخ خطیب تبریزی (۷۴۳ھ) آپ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ:

"احد العشرة المبشرة بالجنة وامین هذه الامة اسلم مع عثمان بن مظعون وهاجر الی الحبشة الهجرة الثانیة وشهد المشاهد كلها مع النبیﷺ وثبت معه یوم احد ۰ الاكمال فی اسماء الرجال ص۶۰۵"

غزوہ احد کے موقع پر آنحضرتﷺ کا چہرہ مبارک پر زرہ کی دو کڑیاں چبھ گئیں تھیں۔ جس سے آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے وہ دو کڑیاں اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالیں۔ جس سے ان کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ (مستدرک ج۳ ص۲۹۹) لیکن اس کے باوجود آپ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

حضرت ابوعبیدہؓ غزوہ خندق اور بنوقریظہ میں بھی آنحضرتﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور بڑی ہمت وجرات سے مقابلہ کرتے رہے۔ آپ بیعت الرضوان میں بھی شریک ہوئے تھے۔ آپ نے معرکہ خیبر میں بھی شجاعت کے جوہر دکھائے۔ غرضیکہ حضرت ابوعبیدہؓ نے مختلف غزوات اور مہمات میں حصہ لیا۔ مقام حدیبیہ میں مشرکوں سے جو عہد ہوا اس پر آپ کی شہادت بھی تھی۔ (طبقات ابن سعد)

اہل نجران کے ایک وفد نے جب حضورﷺ سے یہ درخواست کی کہ ان کے لئے کسی ایسی شخصیت کا انتخاب کیجئے جو انہیں اسلام اور سنت مطہرہ کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ ان کے مقدمات اور مسائل کو بھی نمٹائے۔ اس پر آنحضرتﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ سے فرمایا کہ اٹھئے۔ آپ جائیے اور اس وفد سے کہا کہ: "یہ امت کا امین ہے۔ اسے میں تمہارے ساتھ بھیج رہا ہوں: "هذا امین هذه الامة ۰ صحیح مسلم ج۲ ص۲۸۲"

آپ نے اس وفد کو جب یہ بات بتائی تو تین مرتبہ آپ کے لئے امین کا لفظ ارشاد فرمایا: "لابعثن الیكم رجلا امینا حق امین حق امین ۰ ایضاً"

آنحضرتﷺ کے وصال کے بعد خلافت کا مسئلہ سامنے آیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے خطاب میں جہاں حضرت عمرؓ کا نام پیش کیا وہیں آپ کا نام بھی پیش کیا اور کہا کہ یہ وہ ہیں جنہیں حضورﷺ نے امین الامت کا خطاب دیا ہے۔ (مستدرک ج۳ ص۳۰۰، ریاض ج۲ ص۳۵۰) اس لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ چنانچہ نہ حضرت عمرؓ تیار ہوئے اور نہ آپ اس کے لئے راضی ہوئے۔ بلکہ آپ سب سے پہلے آگے بڑھے اور حضرت

ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (یعقوبی ج ۲ ص ۱۳۷)

ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا جب وصال ہوا تو حضرت عمر فاروقؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کو اس امت کا امین فرمایا ہے۔ ہاتھ پھیلایئے تا کہ آپ کی بیعت کروں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا کہ میں نے آپ کو اس سے پہلے کبھی ایسی کمزور بات کرتے نہیں دیکھا ہے۔ کیا آپ میرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ حالانکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں جو صدیق بھی ہیں اور بارگاہ الٰہی سے ثانی اثنین (یعنی صاحب رسول ہونے کا خطاب بھی پا چکے ہیں (ان کے ہاتھ پر بیعت ہونی چاہئے)

”اتبایعنی وفیکم الصدیق وثانی اثنین ۔ موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۳ ص ۳۲“

پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا کہ آپ مہاجرین میں سب سے برتر ہیں۔ آپ غار حرا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھی تھے۔ آنحضرت ﷺ کی غیر موجودگی میں آپ ہی نماز کی امامت فرماتے تھے۔ آپ سے زیادہ اس کا مستحق اور کون ہوگا کہ اسے خلافت کی ذمہ داریاں دے دی جائیں۔

حضرت ابوعبیدہؓ بڑے بہادر تھے اور میدان جنگ کی اونچ نیچ کے ماہر تھے۔ آنحضرت ﷺ کو پتہ چلا کہ ذی القصہ کے لوگ مدینہ منورہ کے باغات اور چراگاہوں کو پامال کرنے کے لئے منصوبے بنا رہے ہیں تو آپ نے ان کی گوشمالی کے لئے چالیس آدمیوں پر مشتمل ایک وفد تیار کیا اور اس کی کمان حضرت ابوعبیدہؓ کے ہاتھ میں دی۔ چنانچہ نے ان کا اس طرح تعاقب کیا کہ وہ حیران و ہراساں ہو کر پہاڑوں کی طرف بھاگ نکلے اور سارا سامان بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ ان کا ایک شخص گرفتار ہوا۔ پھر اس نے آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے کی سعادت بھی پائی۔ (سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۵۵)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے بنو جہینہ کی ایک شاخ کی طرف تین سو آدمیوں پر مشتمل جو وفد روانہ فرمایا اس کی قیادت حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے سپرد فرمائی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسی شخصیات نے بھی آپ کی قیادت میں کام کیا ہے۔

ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے حضرت عمر بن العاصؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت ابوعبیدہؓ کا مرتبہ تم سے بڑھا ہوا ہے۔ نیز سبقت اسلام بھی انہوں نے تم سے پہلے کی تھی۔ آنحضرت ﷺ ان کے بارے میں فرماتے تھے کہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ اس امت کے امین ہیں۔ (فتوح الشام ص ۳۴)

ایک موقع پر حضرت ابوعبیدہؓ حضرت خالد بن الولیدؓ کے پاس آئے تو سواری پر تھے۔ جب حضرت خالدؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے سواری سے اترنا چاہا مگر حضرت خالدؓ نے آپ کو قسم دے کر کہا ایسا نہ کریں۔ آپ سواری پر ہی رہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ آپ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ (فتوح الشام ص ۷۶)

پھر انہوں نے حضرت خالدؓ کو کچھ نصیحت کی تو آپ نے عرض کی کہ میں آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا اور آپ کے خلاف کبھی دم نہیں مار سکتا۔ (ص ایضاً) (جاری ہے!)

اوریا مقبول خان

گلیوں میں میری نعش کھینچتے پھرو کہ میں

آپ کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور آپ سب دیکھیں گے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو لوگ کیسے گلیوں میں گھسیٹے ہیں۔ یہ وہ الفاظ تھے جو آج سے چند سال قبل سی آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے بھارت کے ایٹمی پروگرام کے خالق اور موجودہ صدر عبدالکلام سے کہے تھے۔ ڈاکٹر قدیر خان کا جرم کیا ہے۔ اسے گلیوں میں کون گھسیٹنا چاہتا ہے اور اسے پوری دنیا میں تمسخر، تحقیر اور ذلت کا نشان کون بنانا چاہتا ہے۔ آیئے چند منٹوں کے لئے تاریخ کے جھروکوں میں جھانکتے ہیں اور ڈاکٹر قدیر خان کو قابل تعزیر بنانے والوں ان کے ساتھیوں اور حواریوں کے چہروں کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ جنگ عظیم دوم کے آخری معرکوں کا زمانہ ہے۔ جرمنی سے بھاگے ہوئے اور لالچ میں آئے ہوئے سائنس دان امریکہ کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ وہ ایٹمی طاقت بن جائے۔ طاقت کا نشہ عجیب ہوتا ہے۔ جب بھی کسی کے پاس کوئی انوکھا ہتھیار آتا ہے تو سب سے پہلے وہ اس کی نشانہ بازی کر کے دیکھتا ہے اور دوسرا وہ یہ چاہتا ہے کہ ایسا ہتھیار کسی اور کے پاس نہ آنے پائے۔ بس پھر کیا تھا ہیروشیما اور ناگاساکی کے معصوم نہتے شہری اس آزمائشی نشانہ بازی کی زد میں آ گئے۔ لاکھوں انسان ایک دم کھولتی آگ کی بھٹی میں جا گرے۔ اب تو ہتھیار ٹھیک بھی تھا اور کارآمد بھی۔ اب اسے کیسے دوسروں کے ہاتھ آنے سے روکا جائے۔ جنگ کے فوراً بعد امریکہ پر آئزن ہاور کا صدارتی دور شروع ہوا۔ اس نے جنگ کی ماری ہوئی دنیا کے سامنے ایک پروگرام رکھا ایٹم فار پیس۔ یعنی جوہری توانائی صرف پرامن مقصد کے لئے حاصل کی جانی چاہئے۔ یوں پوری دنیا کو اس ہتھیار سے محروم رکھنے کا ایک طریقہ وضع کیا گیا۔ لیکن چند طاقتور ملک پھر بھی باز نہ آئے اور چوری چھپے یہ کام کرتے رہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ عین جس روز اس پروگرام کا اعلان ہوا پاکستان کے امریکہ پلٹ وزیراعظم محمد علی بوگرہ وہائٹ ہاؤس میں موجود تھے اور انہوں نے امریکہ کے ساتھ اس پروگرام میں مل کر تحقیقی ترقی کے لئے پاکستان میں جوہری توانائی کمیشن کا اعلان کر دیا اور پھر پاکستان پر امریکی عنایات و نوازشات کی بارش ہونے لگی۔ ہم نے نئی نویلی دلہن کی طرح خود کو امریکی سپردگی میں ڈال دیا اور اسی سال دو فوجی معاہدوں سیٹو اور سنٹو پر دستخط کر دیئے۔ پاکستان کی سرزمین پر امریکی فوجی اڈے قائم ہوئے۔ فوجی اور اقتصادی امداد آئی اور اس کے بدلے میں ہمارے ارباب اختیار نے کسی لمحے کے لئے بلکہ خفیہ اور نجی محفلوں میں بھی ایٹمی اسلحہ بنانے کے بارے میں سوچا تک نہیں۔ حالانکہ دنیا بھر کے اخبار اس وقت یہ خبریں چھاپ رہے تھے کہ بھارت بڑی برق رفتاری سے جوہری اسلحہ کی تیاری کی طرف بڑھ رہا ہے۔

اس موقع پر 1964ء میں جواہر لال نہرو انتقال کر جاتے ہیں اور بی بی سی کے آصف جیلانی کے بقول اس

جنازے میں ذوالفقار علی بھٹو آئے۔اورانہوں نے بڑی رازداری سے انہیں بتایا کہ میں نے 1963ء میں کابینہ میں تجویز پیش کی کہ پاکستان کو ایٹمی اسلحہ تیار کرنا چاہئے تو اس وقت پاکستان میں امریکہ کے سب سے بڑے پٹھو وزیر خزانہ شعیب نے اور فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس کی سختی سے مخالفت کی۔آصف جیلانی کہتے ہیں کہ مجھے اس کی تصدیق 1968ء میں ہوئی جب میں صدر ایوب کا فرانس کا دورہ کور کرنے پیرس گیا۔وہاں صدر ڈیگال نے ایوب خان کو ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ کی پیش کش کی جسے ایوب خان نے رد کر دیا۔ایوب خان کو یہ مشورہ المیہ مشرقی پاکستان کے کردار یحیٰی خان قادیانی مشیر برائے اعلیٰ سائنس ڈاکٹر عبدالسلام اور منصوبہ بندی کمیشن کے سربراہ قادیانی ایم ایم احمد نے دیا۔

پھر اس ملک نے 1971ء کا زخم کھایا۔شکست خوردہ قوم اپنے زخموں سے چور چور تھی کہ ذوالفقار علی بھٹو وزیراعظم بنے۔انہیں کابینہ کا اپنا مشورہ بھی یاد تھا اور وہ چہرے بھی جو اس ایٹمی طاقت بننے کے مخالف تھے۔اس لئے انہوں نے سب سے پہلے ایٹمی توانائی کمیشن کے قادیانی سربراہ ڈاکٹر عبدالسلام کو برطرف کیا اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ہالینڈ سے درخواست کر کے پاکستان بلایا۔اب نہ اقتدار پر کوئی امریکہ کا دوست تھا اور نہ ایٹمی پروگرام کی نگرانی پر۔دھمکیاں' دھونس اور کھلم کھلا عبرت کا نشان بنا دینے کے دعوے ہوئے۔بھٹو نے فرانس کو 1968ء میں ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ کا وعدہ یاد دلایا تو ہنری کسنجر نے کہا اب تم نہیں رہو گے۔

ادھر ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اس کے ساتھی اس کام میں مگن رہے اور پاکستان کو اس طاقت کا حامل بنانے میں 1984ء میں کامیاب ہو گئے۔اب اعلان کا مرحلہ تھا۔جب ڈاکٹر قدیر خان نے اعلان کے لئے کہا تو پھر اس وقت کے امریکہ نواز وزیر خارجہ نے مخالفت کر دی۔ورنہ پاکستان بھارت سے چودہ سال پہلے عالمی نقشے پر ایک جوہری قوت اور طاقتور قوت کے طور پر آ جاتا۔لیکن 1998ء میں جب یہ مرحلہ آیا اس موقع پر بھی امریکہ کو کوئی اپنا دوست نظر نہ آیا۔ترغیبات' دھونس' دھمکی کچھ بھی کارگر نہ ہو سکا اور ایک اور شخص نشان عبرت بن گیا۔

یوں پچاس سال پرانا امریکہ کا ایٹم بم برائے امن کا خواب ایک غریب' مفلوک الحال اور خصوصاً مسلمان ملک کے ہاتھوں چکنا چور ہو گیا۔مکار دشمن کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ طویل المیعاد منصوبے بناتا ہے۔دم سادھ کر بیٹھ جاتا ہے۔چالیں چلتا ہے اور دوسرا یہ کہ دشمنوں کے درمیان اپنے دوست ڈھونڈتا ہے اور پیدا کرتا رہتا ہے۔کبھی لالچ سے کبھی اقتدار میں طوالت سے' کبھی دھونس سے۔امریکہ کو علم تھا کہ دو لوگ اس کے دوست نہیں ہو سکتے۔ایک پاکستانی قوم اور دوسرا ڈاکٹر عبدالقدیر خان۔پاکستانی قوم اس لئے کہ وہ اس کے سب سے بڑے مجرم کو ہیرو سمجھتی تھی۔دل وجان سے چاہتی تھی۔میں یہاں جال بننے اور گھیرا تنگ کرنے کی کہانی کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔میں نے پچاس سالہ تاریخ آپ کے سامنے رکھ دی۔چہرے کھول دیئے۔صرف ایک بات ہے جس پر اب مجھے بالکل حیرت نہیں ہوتی۔میں جب بھی کسی امریکی صدر کی تقریر سنتا ہوں تو وہ حیران کن طور پر کبھی پاکستان کو دوست نہیں کہتے بلکہ شخصیات کا نام لیتے ہیں۔اور شاید آئندہ کئی صدیوں تک ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا نام دوستوں میں نہیں دشمنوں میں ہی لیا جاتا رہے گا اور دشمنوں کو گلیوں میں ہی گھسیٹا جاتا ہے۔ (بشکریہ جنگ کوئٹہ 2 فروری 2004ء)

ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

اسلام مذہب میں اعتدال...... رواداری یا انتہا پسندی

انتہا پسندی کا مفہوم

انتہا پسندی میں انتہا عربی جبکہ پسندی فارسی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی کسی کام کی انتہا کو چاہنے اور کسی چیز کے آخری سرے تک پہنچنے کے ہیں اور یہ اعتدال پسندی کی ضد ہے۔ (وارث سرہندی اردو لغت ص ۱۳۷)

1......جدید عربی میں اس کے ہم معنی الفاظ تصلب اور تطرف ہیں۔ (المعجم ص ۷۹)

2......لوئس معلوف کی مشہور عربی لغت المنجد نے ان لفظوں کی تشریح اس طرح کی ہے۔

تصلب کے معنی ہیں صار صلباً فلاں صلب یعنی شدید اور سخت ہو گیا۔ کہا جاتا ہے ھو صلب فی دینہ یعنی وہ اپنے دین میں پکا ہو گیا۔ اور راع صلب العصا سخت لاٹھی والا چرواہا اذا کان یعنف الابل (تب کہا جاتا ہے جب کوئی اونٹ وغیرہ چرانے میں سختی سے کام لے۔

تطرف: جاوزحد الاعتدال فلاں حد اعتدال سے تجاوز کر گیا۔ ومنہ تطرف فی آرائہ ای جاوز حد الاعتدال فیھا فلاں نے اپنے خیالات میں حد اعتدال سے تجاوز کیا۔

الطرف: منتھی کل شیئی طرف کے معنی ہر چیز کے انتہائی سرے کے ہیں۔ (المنجد ص ۴۶۴)

3......عربی کی مشہور لغت المعجم الوسیط نے بھی تصلب کے معنی تشدد طاقتور بننے اور سختی ودرشتی کے بیان کئے ہیں۔ (المعجم الوسیط ص ۵۱۹ ج ۱)

4......اسی تطرف لفظ کے انگریزی معنی مشہور عربی انگریزی لغت المورد نے یوں بیان کئے ہیں:

طرف = Extremism, radicalism, extravagance, excess (iveness)immoderation, intemperateness, going to extremes.

5...... اس کے علاوہ انگلش ڈکشنری The Oxford English Dictionary اور Dictionary of the English language میں Extremism اور Extreme کی مندرجہ ذیل تعریف وتوضیح کی گئی ہے۔

ECTREMISM= Tendency to be extreme, disposition to go to extremes, to look at a problem with a specific angle, distinctively asuperlative signification.

EXTREME= Most in any direction: outermost or farthest: the ectreme edge of the field.

Being in or attaining the greatest edgree; very intense. Ectending far beyond the norm. Of the greatest severity: drastic. Archaic. Final: last.

6.........قدیم اور فصیح عربی میں انتہاپسندی کے لئے غلو کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ عربی اردو کی مشہور لغت المنجد میں غلو کے معنی لکھے ہیں۔ تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا۔ کسی کام میں مبالغہ کرنا۔ کسی چیز کی قیمت کا چڑھنا یا کسی چیز کو مہنگی قیمت پر خریدنا۔ (المنجد عربی اردو لغت ص ۷۱۶)

7.........ابن منظور افریقی نے بھی لسان العرب میں غلو کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے بیان کئے ہیں۔ (لسان العرب ج۱۰ ص۱۱۲)

انتہاپسندی کو مذہب کی طرف منسوب کرنے سے اس کا مفہوم مندرجہ ذیل ہوگا۔

✿.........کسی مذہب کا ایسے اصول ومبادی پر مشتمل ہونا جو انتہاء پسندانہ اور انسانی شرف کو پامال کرنے والے ہوں یا انسانی طاقت سے ان کی بجاآوری باہر ہو۔ جیسے ہندومت میں دھرم (مذہب) کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلانا۔ ان کو تڑپا تڑپا کر ختم کرنا۔ ان کا بند بند کاٹ دینا۔ یہودیت میں کسی قوم پر فتح پالینے کے بعد ان کے کسی ذی نفس کو جیتا نہ چھوڑنا۔ عورتوں' بچوں' بوڑھوں کو قتل کر کے تمام شہر کو غارت کرنا اور آبادی کو آگ لگادینا۔ عیسائیت میں گناہ کرنے کی صورت میں اپنے ہاتھ' پاؤں وغیرہ کاٹ دینے کا حکم اور اپنے سب مال ومنال کو خیرات کر کے تجردی زندگی بسر کرنے کی ترغیب۔ (تفصیل مع حوالہ جات کے آرہی ہے)

✿.........مذہبی انتہاپسندی کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مذہب فی نفسہ تو انتہاء پسندانہ احکام سے پاک ہو مگر اس کے پیروکار مفہوم کا صحیح تعین نہ کرسکنے کے باعث غلو اور حد سے تجاوز کے شکار ہوں۔ جیسے تین صحابہ کرامؓ نے تقویٰ کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لئے روزانہ روزہ رکھنے' رات بھر نماز پڑھنے اور زندگی بھر شادی نہ کرنے کا تہیہ کیا مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں اس سے روک کر اپنے اسوہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ (تفصیل آئندہ اوراق میں آرہی ہے)

✿.........یہ بھی مذہبی انتہاپسندی کی ایک صورت ہے کہ مذہب کا کوئی فرد یا گروہ محض اپنے آپ کو حق پر سمجھے اور اپنے سوا تمام لوگوں کو کافر' گمراہ یا غلط راستے پر گامزن سمجھے۔

✿.........مذہبی انتہاپسندی کی ایک انتہائی صورت یہ ہے کہ کوئی فرد یا گروہ اپنے نظریات کے مخالف کو واجب القتل قرار دے اور ہر جائز وناجائز طریقے سے ان کے ختم کرنے کو کار ثواب اور جہاد بتائے۔ چاہے اس میں بے گناہ افراد بھی موت کی بھینٹ چڑھ جائیں۔

مذہبی انتہاپسندی کے الفاظ نئے نہیں۔ پرانے ہیں۔ تاہم اس کو جدید مفہوم کا جامہ مغرب نے پہنایا ہے اور

مغربی میڈیا جس کا زمام کار یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں میں ہے نے مسلمانوں ہی کو انتہا پسند' بنیاد پرست' جنونی اور دہشت گرد قرار دے کر شب و روز ایک طوفان بدتمیزی برپا کئے ہوئے ہیں۔ ان کے اس طرز عمل پر ''چور مچائے شور'' اور ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے محاورے بالکل صادق آتے ہیں۔

اسلام عدل و مساوات پر مبنی اعتدال پسند مذہب ہے۔ جس کو یہ امتیاز و خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے سابقہ تمام ادیان و مذاہب کے انتہا پسندانہ اصول و احکام کی بیخ کنی کر کے لااکراہ فی الدین .... لاتغلوا فی دینکم اور خیر الامور اوسطہا کے بلند پایہ اصول و احکام پر اپنی مذہبی بنیاد قائم کی ہے۔ چنانچہ اسلام کے اعتدال پسندانہ اصول و احکام کو رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ مبارکہ کی روشنی میں پیش کرنے سے قبل ضروری ہے کہ دیگر مشہور مذاہب و ادیان کے انتہا پسندانہ اصول و احکام پر بھی ایک تقابلی نگاہ ڈالیں۔

بائبل (توراۃ) میں یہودیت کے انتہا پسندانہ احکام دشمنوں کے ساتھ سلوک

❁ .... اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا .... پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے۔ کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا۔ (بائبل ۱۳/۱۶)

❁ .... ان علاقوں کے پھل دار درخت اپنے لئے چھوڑ دو اور بے پھل کے درخت کاٹ کر اڑا دو۔ (بائبل ۱۹/۲۰)

❁ .... اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اس کے مطابق انہوں نے مدیانیوں سے جنگ کی اور سب مردوں کو قتل کیا .... اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو اسیر کیا اور ان کے چوپائے اور بھیڑ بکریاں اور مال و اسباب سب کچھ لوٹ لیا اور ان کی سکونت گاہوں کے سب شہروں کو جن میں وہ رہتے تھے اور ان کی سب چھاؤنیوں کو آگ سے پھونک دیا۔ (بائبل گنتی ۹/۱۰)

❁ .... ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو۔ لیکن ان لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لئے زندہ رکھو۔ (بائبل ۱۷/۱۸)

❁ .... خداوند نے ساول کو حکم دیا ''سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور جو کچھ ان کا ہے سب کو بالکل نابود کر دے اور ان پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت' ننھے بچے اور شیر خوار' گائے بیل اور بھیڑ بکریاں' اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال۔ (بائبل سموئیل اول ۱۵/۳)

ہم مذہبوں کے لئے انتہا پسندانہ احکام

❁ .... یہودیت کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

''تو اس شہر کے باشندوں کو تلوار سے ضرور قتل کر ڈالنا اور وہاں کا سب کچھ اور چوپائے وغیرہ تلوار ہی سے نیست

ونابود کر دینا اور وہاں کی ساری لوٹ کو چوک کے بیچ جمع کر کے اس شہر کو اور وہاں کی لوٹ کا تنکا تنکا خداوند اپنے خدا کے حضور آگ سے جلا دینا اور وہ ہمیشہ کو ایک ڈھیر سا پڑا رہے اور پھر کبھی بنایا نہ جائے۔ (بائبل استثناء ۱۵/۱۶)

❁ .... جو شخص کاہن (مذہبی پیشوا) یا قاضی کی بات نہ مانے وہ قتل کر دیا جائے۔ (ایضاً ۱۵/۱۶)

❁ .... ماں باپ کے نافرمان کو سنگسار کیا جائے۔ (ایضاً ۲۱/۱۸)

❁ .... قصاصاً قتل ہونے والا شخص ملعون اور ناپاک ہوتا ہے۔ (ایضاً ۲۲/۲۳)

❁ .... اگر لڑکی شادی سے پہلے بدکاری کرے تو شادی کے بعد معلوم ہونے پر سنگسار کی جائے.......... مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو دونوں کو قتل کیا جائے.......... اگر مرد اور کنواری لڑکی شہر میں زنا کریں تو سنگسار کئے جائیں.......... اور ویران جگہ میں کریں تو صرف مرد کو مار ڈالا جائے۔ (ایضاً ۲۰/۲۶)

❁ .... اگر کسی آدمی کو کوئی کنواری لڑکی مل جائے جس کی نسبت نہ ہوئی ہو اور وہ اسے پکڑ کر اس سے صحبت کرے اور دونوں پکڑے جائیں تو وہ مرد جس نے اس سے صحبت کی ہو لڑکی کے باپ کو چاندی کے پچاس مثقال دے اور وہ لڑکی اس کی بیوی بنے۔ کیونکہ اس نے اسے بے حرمت کیا اور وہ اسے اپنی زندگی بھر طلاق نہ دینے پائے۔ (ایضاً ۲۸/۲۹)

❁ .... عورت کسی بری حرکت کے باعث پسند نہ آئے تو طلاق دے کر گھر سے نکال دی جائے۔

❁ .... جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے وہ قطعی جان سے مار ڈالا جائے۔ اور جو کوئی کسی آدمی کو چرائے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ اور جو اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ ([illegible] ۱/۱۶)

❁ .... غیر اللہ کے نام پر قربانی دینے والے کو قتل کیا جائے۔ (ایضاً ۲۰)

❁ .... جو کوئی سبت (ہفتہ) کے دن کام کرے اسے مار ڈالا جائے۔ (ایضاً ۲)

❁ .... لڑکی سے بدکاری کرنے والا بری ہو اور جانور سے بدکاری کرے [illegible] سنگسار کیا جائے۔ (ایضاً ۱۶/۱۹)

❁ .... اگر کاہن (مذہبی پیشوا) کی بیٹی بدکاری کرے تو اسے آگ میں جلا ڈالا جائے۔ (احبار/۹)

❁ .... جو کوئی کسی کی لاش کو چھوئے وہ سات دن تک ناپاک رہے گا.......... اگر کوئی آدمی کسی گھر میں مر جائے تو اس گھر کے رہنے والے اور وہاں جانے والے سات دن تک ناپاک رہیں گے۔ ان کے عبادت گاہ میں داخل ہونے سے عبادت گاہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔ (گنتی ۱۹/۱۱/۱۴/۲۰)

انجیل کی رو سے عیسائیت کے خلاف عقل اور انتہا پسندانہ احکام

❁ .... اور جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلائے اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ ایک بڑی چکی کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ سمندر میں پھینک دیا جائے۔ اور اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈال.......... اور اگر تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈال.......... اور اگر تیری آنکھ تجھے

تھو کر کھلائے تو اسے نکال ڈال۔(مرقس ۴۳/۴۷)

❁ ....مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑادیا۔(گلتیوں ۱۳)

❁ ....یہ نہ سمجھو کہ میں (عیسیٰ) زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کردوں۔اور آدمی کے دشمن اس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔(انجیل متی ۱۰/۳۴/۳۶/لوقا۱۲/۵۱/۵۳)

❁ ....میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا۔(لوقا۵۳)

❁ ....اور جب وہ (عیسیٰ) بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا۔اس وقت اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے۔اور اس سے بات کرنا چاہتے تھے۔کسی نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا۔کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی؟۔اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔(متی۱۲/۴۶/۵۰/لوقا مرقس ۳/۳۱/۳۵)

❁ ....اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی بچوں اور بھائیوں بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہوسکتا۔(لوقا۱۴/۲۶)

❁ ....عیسیٰ گندے ہاتھوں سے کھانا کھایا کرتے تھے۔(متی ۱۵/۲)

❁ ....عیسیٰ نے اپنے لئے گدھا کسی سے زبردستی حاصل کیا تھا۔(متی ۲۱/۲/۶/مرقس/۱۱/۷/۴)

❁ ....عیسیٰ اپنی نبوت کو چھپاتے پھرتے تھے۔(متی ۱۴/۲۰)

❁ ....عیسیٰ لوگوں کے گناہ معاف کرتا تھا۔(لوقا۲۰)

❁ ....اس نے اپنے شاگردوں کو بھی گناہوں کی معافی کا اختیار دیا تھا۔(یوحنا/۲۲)

❁ ....عیسیٰ کے صحابہ میں سے بارہ خصوصی شاگرد تھے۔ان میں سے ایک یہوداہ اسکریوتی نے عیسیٰ کو تیس روپے کے عوض یہود کے ہاتھوں پھانسی کے لئے گرفتار کروایا۔(متی ۲۶/۱۴/۱۶/۵۰)

❁ ....یہوداہ اسکریوتی میں شیطان سمایا ہوا تھا۔(لوقا/۳)

❁ ....مسیح کے تمام شاگردوں (صحابہ) میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں تھا۔(لوقا۱۵/۲۰)

(ہم ان تمام خرافات سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔)

ہندومت کے ظالمانہ احکام دشمنوں سے سلوک

❁ ....دھرم (مذہب) کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلادو۔(یجروید ادھیا ۱۳ منتر ۱۲)

❀ ....دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑو۔ یعنی گائے بیل بکری اور لوگوں کو بھوکا مار کر ہلاک کرو۔ (ایضاً منتر ۱۳)

❀ ....اپنے مخالفوں کو درندوں سے پھڑواڈالو۔ (یجروید ۱۵/۱۷/۱۹)

❀ ....ان کو سمندر میں غرق کرو۔ (ایضاً ۱۵/۱۸)

❀ ....جس طرح بلی چوہے کو تڑپا تڑپا کر مارتی ہے اس طرح ان کو تڑپا کر مارو۔ (ایضاً ۶۵)

❀ ....مخالفوں کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے۔ (ایضاً ۲۸)

❀ ....ان کو پاؤں کے نیچے کچل دو اور ان پر رحم نہ کرو۔ (ایضاً ۳۹)

عورتوں سے متعلق احکام

❀ ....عورتوں کے ساتھ محبت نہیں ہوسکتی۔ عورتوں کے دل فی الحقیقت بھیڑیوں کے بھٹ ہیں۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۵ منتر ۱۵)

❀ ....لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں بن سکتی۔ (اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۷ منتر ۱)

❀ ....مذکر اولاد نہ ہوتے ہوئے بھی بیٹی وارث نہیں۔ بلکہ متبنٰی جو غیر کا بیٹا ہوتا ہے وارث ہوتا ہے۔ (منوشاستر ادھیا ۹)

❀ ....نکاح ثانی کی ممانعت ہے۔ (منو ۱۵/۱۵۱)

❀ ....خلع کی ممانعت ہے۔ خواہ خاوند کیسا ہی بے رحم، ظالم، دائم المریض ہو۔ مگر عورت کو اس سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں۔ (منو ۵/۱۵۱)

❀ ....عورتوں کا وجود صرف اس لئے ہے کہ بچے دیں۔ ان کی پرورش کریں اور ہرروز خانہ داری کے کام میں مصروف رہیں۔ (منو ۹/۲۷)

❀ ....کسی لڑکی یا نوجوان عورت یا بوڑھی عورت کو کبھی گھر میں بھی کام اپنے اختیار سے نہیں کرنا چاہئے۔

❀ ....بچپن میں عورت کو باپ کا تابع رہنا چاہئے اور جوانی میں شوہر یا بیٹوں کا۔ اگر وہ انہیں چھوڑ کر چلی جائے تو اپنے اور اپنے شوہر دونوں کے خاندان پر بدنامی کا دھبہ ڈالے گی۔ (منوشاستر ۵/۱۴۷/۱۴۸)

❀ ....عورتوں کے لئے مذہبی تعلیم کی ممانعت ہے۔ (منو ۹/۱۱۸)

❀ ....مرد اور عورت دونوں کے لئے نجات کے راستے جدا جدا ہیں۔ مرد اپنے بل بوتے پر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ مگر عورت کی نجات خاوند پر مرمٹنے میں ہے۔ وہ براہ راست خدا سے نجات حاصل نہیں کرسکتی۔ (منو ۲/۶۶/۹/۱۸/۵/۱۵۵)

❀ ....عورت اور شودر دونوں گناہ کے قالب ہیں۔ (گیتا ادھیا ۹/شلوک ۳۲)

ذات پات کی ظالمانہ تفریق

❁ ....وید (مذہبی سیادت) کے لئے برہمن، حکومت کے لئے چھتری، کاروبار کے لئے ویش اور دکھ اٹھانے کے لئے شودر کو پیدا کیا گیا ہے۔ (یجروید ۳۰/۵)

❁ ....جو کچھ اس دنیا میں ہے برہمن کا مال ہے۔ کیونکہ وہ خلقت میں سب سے بڑا ہے۔ کل چیزیں اسی کی ہیں۔ (منوشاستر باب اول/۱۰۰)

❁ ....برہمن کو اگر ضرورت ہو تو وہ کسی گناہ کے بغیر اپنے غلام شودر کا مال بہ جبر لے سکتا ہے۔ اس غصب سے اس پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ کیونکہ غلام صاحب جائیداد نہیں ہو سکتا۔ اس کی کل املاک مالک کا مال ہے۔ (منو باب ہشتم ۴۱۷)

❁ ....سزائے موت کے عوض برہمن کا صرف سر مونڈا جائے گا۔ لیکن اور ذات کے لوگوں کو سزائے موت دی جائے گی۔ (منو باب ہشتم ۳۷۹)

❁ ....شودر جس عضو سے برہمن کی ہتک کرے۔ وہی عضو اس کا کاٹ دیا جائے۔ اگر برہمن کے برابر بیٹھ جائے تو کمر پر داغ لگا کر چوتڑ کٹوا کر ملک سے باہر نکال دینا چاہئے۔ (منو۲/۲۸۱/ اتھروید ۲۲/۱۹)

❁ ....وید (مذہبی کتب) سننے پر دونوں کانوں میں سیسہ ڈال دو۔ پڑھنے پر زبان کاٹ دو۔ یاد کرنے پر اس کے دل کو چیر دو۔ (منو۵/۱۱)

بقیہ: انٹرویو

لکھی تھی۔ جس کا مصرع طرح جماعت کے بہت مشہور شاعر مولانا کی کہی ہوئی زمین میں تھا کہ: ''تمہارے دم سے وابستہ رونق اس گلستان کی'' جو کہ بہت پسند کی گئی۔

س...... قادیانی حضرات کے لئے کوئی پیغام اگر آپ دینا چاہیں تو وہ کیا ہوگا؟۔

ج...... قادیانیوں سے صرف اتنی گزارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں کم از کم تین بار ضرور پڑھیں اور یہ مرزا قادیانی کا ارشاد بھی ہے اور میری گزارش بھی۔ اگر ممکن نہ ہو تو عکسی کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' ضرور پڑھیں اور دیگر مسلمان برادری سے تمام نفرت وحقارت کی بلند فصیلیں توڑ کر اصل دین حق کو پہچانیں۔ جو چودہ سو سال پہلے سے اس عالم پر موجود ومحفوظ ہے۔ جس کی کثرت ہی اس کی حقانیت پر دال ہے۔

مظفر تلخ اتنا تو نہیں تھا قصہ الفت
تو دہراتا تو ہے پر تجھ سے دہرایا نہیں جاتا

مظفر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اگر ہمارے قارئین کی طرف سے کوئی مزید سوالات آئے تو ہم آپ سے دوبارہ رابطہ کریں گے۔

طریق السداد فی عقوبۃ الارتداد

خلفائے راشدینؓ اور قتل مرتد

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

۳۱؍ اگست ۱۹۲۴ء کابل میں قادیانی مبلغ نعمت اللہ کو بجرم ارتداد سزائے موت دی گئی۔ اس پر قادیانی اور قادیانی نواز گروہ نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ اخبارات میں لے دے شروع ہوگئی۔ اکابر علمائے دیوبند نے والیٔ افغانستان کے اسلامی فیصلہ کی بھرپور تائید کی۔ ارتداد کی اسلامی سزا قتل پر رسائل لکھے۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اخبارات کو بیان جاری کیا۔ بعد میں معمولی ترمیم واضافہ سے اسے رسالہ کی شکل میں شائع کردیا۔ (مرتب)

خلافت اسلامیہ کی ساڑھے تیرہ سو سالہ عمر میں ہمیشہ مرتد کو سزائے موت دی گئی ہے!

قادیانی مذہب اور اس کی تحریفات نے جن ضروریات اسلامیہ کو تختۂ مشق بنایا ہے وہ غالباً ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں۔ ختم نبوت کا انکار، نزول مسیح کا انکار، فرشتوں کا زمین پر آنے سے انکار، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ تھا۔ مگر ہم سمجھتے تھے کہ یہ سب مرزا قادیانی کے دم تک ہیں۔ کیونکہ: ’’وہ اپنے آپ کو خدا کا نبی کہتے تھے اور اس کا مستحق سمجھتے تھے کہ حدیث نبوی کے ذخیرہ میں سے جس حصہ کو چاہیں لیں اور جس کو چاہیں (نعوذ باللہ) ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔‘‘ جس کا خود مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر۳ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۰۱ ملخص، وغیرہ میں) کھلے بندوں اعلان کیا ہے۔ لیکن آج نعمت اللہ خان مرزائی کے قتل نے یہ بات دکھلادی کہ:

ایں خانہ تمام آفتاب است

مرزا قادیانی کے مرنے سے بھی نصوص شرعیہ کی تحریف اور بدیہی الثبوت مسائل اسلامیہ کے انکار کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ ان کا روحانی فیض آج تک اپنے لوگوں میں کام کررہا ہے۔ جس کی ایک نظیر یہ ہے کہ شریعت اسلام کا کھلا ہوا فیصلہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہونے کی سزا قتل ہے۔ آیات قرآنیہ کے بعد احادیث نبویہ کا ایک بڑا دفتر اس حکم کا صاف طور سے اعلان کررہا ہے۔ جن میں سے تقریباً تیس حدیثیں ہمارے زیر نظر ہیں۔ جن کو اگر ضرورت سمجھی گئی تو کسی وقت پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر خلافت اسلامیہ کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو چاروں خلفائے راشدینؓ سے لے کر بعد کے تمام خلفاء کا متواتر عمل بتلارہا ہے کہ یہ مسئلہ ان بدیہات اسلامیہ سے ہے کہ جس کا انکار کسی مسلمان سے متصور نہیں۔ بایں ہمہ آج جبکہ دولت افغانستان نے اس شرعی اور قطعی

فیصلہ کے ماتحت نعمت اللہ خان مرزائی کو قتل کر دیا تو فرقہ مرزائیہ کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری اور بالخصوص اس کا آرگن پیغام صلح سرے سے اس حکم کے انکار پر تل گئے اور دولت افغانستان پر طرح طرح کے بیہودہ عیب لگانے اور ان کے عین شرعی فیصلہ کو وحشیانہ حکم ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا۔ ہمیں اس دیدہ دلیری معاصر سے سخت تعجب ہوا کہ وہ ملت اسلامیہ کو چیلنج دیتا ہے کہ: ''از روئے شریعت اسلامیہ مرتد کی سزا قتل ہونا ثابت کریں۔'' حالانکہ یہ مسئلہ اسلام میں اس قدر بدیہی الثبوت ہے کہ ہم کسی مسلمان پر بلکہ خود ایڈیٹر پیغام صلح پر یہ بدگمانی نہیں کر سکتے کہ وہ اس قدر ناواقف اور احکام شرعیہ سے غافل ہوں گے کہ ان کو قتل مرتد کی کوئی دلیل اڈلہ شرعیہ میں نہیں ملی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ قرآن کریم کے دلائل اور اس کے محیّر العقول لطائف ان کی پرواز سے بالاتر ہونے کی وجہ سے ان کی نظر سے اوجھل رہے ہوں۔ لیکن یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ احادیث کا اتنا بڑا دفتر ایک ایسے شخص پر بالکل مخفی رہے جو منہ بھر بھر کر علم کی ڈینگ مارتا ہے اور علمائے اسلام کے منہ آتا ہے؟۔ ہاں میں ان کو اس میں بھی معذور سمجھتا کہ یہ سب حدیثیں غیر درسی کتابوں میں ہوتیں۔ لیکن حیرت تو یہ ہے کہ ان میں سے دس بارہ حدیثیں وہ ہیں جو حدیث کی درسی کتابوں (صحاح) پر ایک سرسری نظر ڈالنے والے کے بلا تکلف سامنے آجاتی ہیں۔ جن سے معمولی درجہ کے طالب علم ناواقف نہیں رہ سکتے۔ مگر ایڈیٹر پیغام صلح ہیں کہ نہایت دلیری کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ سنت نبوی میں قتل مرتد کا کوئی اسوہ نہیں ملتا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ کلام غیظ وغضب کی بدحواسی میں ان کے قلم سے نکل گیا ہے۔ جس پر وہ افاقہ کے بعد قرآن وحدیث کو دیکھ کر پشیمان ہوئے ہوں گے۔ یا واقع میں ان کی تحصیل اور مبلغ علم یہی ہے کہ جس حکم سے قرآن وحدیث اور تعامل سلف کے دفتر بھرے ہوئے ہوں ان کا دماغ اس کے علم سے ایسا کورا ہے کہ علمائے اسلام کو اس کے اثبات کا اس بیہودہ خیال پر چیلنج دے رہے ہیں کہ وہ ثابت نہ کر سکیں گے۔ اور اگر ایسا ہے تو ہم ایڈیٹر صاحب کو اس معاملہ میں بھی معذور سمجھیں گے۔ کیونکہ ان کو مرزا قادیانی ایک ایسے کام میں لگا گئے ہیں جس سے وہ کسی وقت فارغ نہیں ہو سکتے۔ مرزا قادیانی کے متہافت اور متعارض اقوال کی گتھیوں کا سلجھانا ہی عمر گنوادینے کے لئے کافی ہے۔ ان کو کہاں فرصت کہ وہ خاتم الانبیاء ﷺ کے دین کی طرف متوجہ ہوں اور آپ ﷺ کی احادیث کو پڑھیں اور سمجھیں۔ اگرچہ مرزائی فرقہ کی حالت کا تجربہ رکھنے والے حضرات یہاں بھی یہی کہیں گے کہ یہ سب شقیں غلط ہیں۔ دراصل یہ سب احکام قرآن وحدیث ان کے ضرور سامنے ہیں مگر وہ جان بوجھ کر دیکھتی آنکھوں ان کا انکار کر رہے ہیں۔ اور وہ اس میں بھی معذور ہیں۔ کیونکہ ان کے آقا مرزا قادیانی کی یہی تعلیم ہے جس پر ان کی زندگی کے بہت سے کارنامے شاہد ہیں۔ بہرحال صورت کچھ ہو۔ آج پیغام صلح دنیائے اسلام کو پیغام جنگ دے کر یہ چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کو اخباری گھوڑ دوڑ کا میدان بنائے۔ اگر اس کے نزدیک اسی کی ضرورت ہے کہ اس بدیہی الثبوت مسئلہ پر بحث کر کے اخبار کے کالموں کو پر کیا جائے تو ہمیں بھی کچھ ضرورت نہیں کہ اس کو غیر ضروری ثابت کریں۔ لہٰذا ہم مختصر طور پر یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ مرتد کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے اور خلفائے راشدین ؓ اور بعد کے تمام خلفاء نے مرتدین کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟۔

قرآن عزیز اور قتل مرتد

اس بحث کو چونکہ مجھ سے پہلے اور افاضل بھی مفصل لکھ چکے ہیں۔ اس لئے صرف ایک آیت کو مختصراً پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ: ’’انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ۰ المائدہ ۳۳‘‘ یہ آیت ان لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جو آنحضرتﷺ کے زمانہ میں مرتد ہوگئے تھے۔ جس کا طویل واقعہ اکثر کتب حدیث وتفسیر میں موجود ہے اور آنحضرتﷺ نے اس آیت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان لوگوں کو قتل کیا۔ جیسا کہ (صحیح بخاری ج۲ ص۶۶۲ اور فتح الباری ج۸ ص۲۰۶ باب انماجزاء الذین یحاربون اللہ) وغیرہ تمام معتبر کتب حدیث وتفسیر میں موجود ہے اور امام بخاریؒ نے قتل مرتد کے بارہ میں اسی آیت سے استدلال کرنے کے لئے احکام مرتد کے ابواب کو اسی آیت سے شروع فرمایا ہے۔ نیز سورۃ مائدہ کی تفسیر میں حضرت سعید ابن جبیرؒ سے نقل کیا ہے کہ آیت میں: ’’یحاربون اللہ‘‘ سے مراد کافر ہونا ہے۔ بخاری ج۲ ص۶۶۲ اور فتح الباری میں بحوالہ ابن حاتمؒ اسی کی تائید کی گئی ہے۔ الغرض آیت مذکورہ مرتد کے لئے سزائے قتل تجویز کرتی ہے۔ پھر قتل کے معنے مطلقاً جان لینے کے ہیں۔ خواہ تلوار سے یا سنگساری سے یا کسی اور طریق سے۔ جیسا کہ امام راغب اصفہانیؒ نے مفردات القرآن میں اور صاحب اقرب الموارد نے اقرب میں نقل کیا ہے۔

حدیث نبوی اور قتل مرتد

ہم نے نقل کیا ہے کہ کثیر تعداد احادیث اس مسئلہ کے ثبوت میں وارد ہوئی ہیں۔ جن میں سے تقریباً تیس حدیثیں ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن اخبار کے کالم اس کام کے لئے زیادہ موزوں نہیں معلوم ہوتے کہ ان میں اس قدر احادیث کا سلسلہ نقل کیا جائے۔ اس لئے صرف ان گیارہ احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے جو کتب صحاح یعنی احادیث کی درسی کتابوں میں موجود ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اخباری دنیا کے لئے بہت زائد ہے۔

۱…… ’’من بدل دینہ فاقتلوہ ۰ رواہ البخاری ج۱ ص۴۲۳ باب لایعذب بعذاب اللہ عن ابن عباسؓ‘‘ جو شخص اپنے دین اسلام کو بدلے اس کو قتل کر ڈالو۔

۲…… حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ آنحضرتﷺ کی طرف سے والیٔ یمن تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معاذؓ یمن پہنچے تو دیکھا کہ ان کے پاس ایک مرتد قید کر کے لایا گیا ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا: ’’لا اجلس حتیٰ یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلاث مرات فامربہ فقتل ۰ بخاری ج۲ ص۱۰۲۳ باب حکم المرتد‘‘ میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اس کو قتل نہ کیا جائے۔ یہی ہے اللہ اور رسول کا حکم۔ تین مرتبہ یہی کہا۔ چنانچہ اس کو قتل کیا گیا۔ (روایت کیا اس کو بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد وغیرہ نے)

۳…… حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے ایسی ہی ایک جماعت کے متعلق

حکم فرمایا:''اینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم یوم القیامة · بخاری ج۲ ص۱۰۲٤ باب قتل الخوارج والملحدین ''ان کو جہاں پاؤ قتل کرڈالو۔اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں ثواب ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

۴.........اسی مضمون کی ایک حدیث ابوداؤد نے ج۲ ص۲۹۹ باب قتل الخوارج میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کی ہے۔

۵.........جب قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مرتد ہوگئے تو خود آنحضرت ﷺ نے ان کو قتل کیا۔جس کا طویل واقعہ اکثر کتب حدیث بخاری ج۲ ص۶۶۳ وغیرہ میں موجود ہے۔

۶.........حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا قتل ہرگز حلال نہیں۔مگر تین شخص کو قتل کیا جائے گا:''النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینه التارك للجماعة · بخاری ومسلم ج۲ ص۵۹ باب مایباح به دماء المسلم ''جان کے بدلے میں جس کی جان لی جائے اور بیاہا ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور اپنے دین اسلام اور جماعت مسلمین کو چھوڑنے والا۔

۷.........اور جب عثمان غنیؓ گھر کے اندر محصور تھے تو ایک روز گھر کی دیوار پر چڑھے اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کسی مسلم کا قتل اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس سے تین کاموں میں سے کوئی کام سرزد نہ ہو۔اور وہ تینوں یہ ہیں:''زنی بعد احصانه وکفر بعد اسلام وقتل نفساً بغیر نفس · نسائی ج۲ ص۱۶۵ باب مایحل به دم المسلم / ترمذی / ابن ماجه ''بیاہا ہونے کی صورت میں زنا کرنا اور اسلام کے بعد کافر ہونا اور کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا۔

۸.........اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی اسی مضمون کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔دیکھو مسلم ج۲ ص۱۵۹ باب مایحل به دم المسلم اور مستدرک حاکم وغیرہ!

۹.........''من غیّر دینه فاضربوا عنقه عن زید ابن اسلم · کنزالعمال ج۱ ص۹۱ باب الارتداد ''جو شخص اپنے دین اسلام کو بدل لے اسے قتل کردو۔(بخاری ومسلم)

۱۰.........''اذا ابق العبد الی الشرك فقد حل دمه · رواه ابوداؤد عن جبیرؓ ج۲ ص۱۳۹ باب الحکم فیمن ارتد ''جب کوئی اسلام چھوڑ کر کفر کی طرف بھاگے تو اس کا خون حلال ہے۔

۱۱.........''من جحد آیت من القرآن فقد حل ضرب عنقه · ابن ماجه عن ابن عباسؓ ص۱۸۲ باب اقامة الحدود ''جو شخص قرآن کی کسی آیت کا انکار کرے اس کی گردن ماردینا حلال ہوگیا۔یہ سب حدیثیں ہیں جو صحاح کی کتابوں میں موجود ہیں اور اکثر صحیحین بخاری ومسلم میں مذکور ہیں۔ان تمام فرامین نبویہ کے ہوتے ہوئے ایڈیٹر پیغام صلح کا یہ کہنا کس قدر ان کے علم کی داد دیتا ہے کہ:''سنت نبویہ میں قتل مرتد کا کوئی اسوہ نہیں ملتا''اس کے جواب میں ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی احادیث میں دخل دینا ہی ان کی

اصولی عقلی اور خوانخواہ دخل در معقولات ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے مہدی' مسیح' نبی' میکائیل' عیسیٰ' موسیٰ' ابراہیم' آدم' مرد' عورت' حاملہ' حائضہ' غرض ہر رنگی مقتدا' کی عبارات اور اس کے ادھیڑ بن میں لگے رہیں اور احکام اسلامیہ کو ان لوگوں کے سپرد کریں جو اس کے اہل ہیں۔

خلفائے راشدینؓ اور قتل مرتد

اس بحث میں سب سے پہلے افضل الناس بعد الانبیاء خلیفہ اول سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا عمل ملاحظہ فرمایئے۔

۱............شیخ جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاء میں حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اور مدینہ کے اردگرد میں بعض عرب مرتد ہوگئے تو خلیفہ وقت صدیق اکبرؓ شرعی حکم کے مطابق ان کے قتل کے لئے کھڑے ہوگئے اور عجب یہ کہ فاروق اعظمؓ جیسا اسلامی سپہ سالار اس وقت ان کے قتل میں بوجہ نزاکت وقت تأمل کرتا ہے۔ لیکن یہ خدا کی حدود تھیں جن میں مساہلت سے کام لینا صدیق اکبرؓ کی نظر میں مناسب نہ تھا۔ اس لئے فاروق اعظمؓ کے جواب میں بھی یہی فرمایا: ''هيهات هيهات مضى النبى ﷺ وانقطع الوحى والله لا جاهدهم ما استمسك السيف فى يدى · تاريخ الخلفاء ص ٦١ فصل فى ما وقع فى خلافته · '''' ہیہات ہیہات آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی اور وحی منقطع ہوگئی۔ خدا کی قسم میں ضرور ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک میرا ہاتھ تلوار پکڑ سکے گا۔'' یہاں تک کہ فاروق اعظمؓ کو بھی بحث کے بعد حق واضح ہوگیا اور اجماعی قوتوں سے مرتدین پر جہاد کیا گیا اور ان میں سے بہت سے تہ تیغ کر دیئے گئے۔

۲............حوالیٔ مدینہ سے فارغ ہوکر صدیق اکبرؓ مسیلمہ کذاب کی طرف متوجہ ہوئے جو نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے باجماع صحابہؓ مرتد قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ ایک لشکر حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں اس کی طرف روانہ کیا جس نے مسیلمہ کذاب کو موت کے گھاٹ اتاردیا۔ (فتح الباری' تاريخ الخلفاء ص ٦٣ فصل فى ما وقع فى خلافته' طبع اصح المطابع كراچى) اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت مرتد ہے۔ اگرچہ وہ کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے یا کوئی تاویل کرے۔ کیونکہ مسیلمہ کذاب جس کو صدیق اکبرؓ نے قتل کرایا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت کا منکر نہیں تھا۔ بلکہ اپنی اذان میں اشهد ان محمداً رسول الله · کا اعلان کرتا تھا۔ (تاريخ طبرى ج ١ حصه دوم ص ١٠٠ ' اردو نفیس اکیڈمی لاہور) پھر جس جرم میں اس کو مرتد' واجب القتل' سمجھا گیا وہ صرف یہ تھا کہ آپ ﷺ کی نبوت کو ماننے کے باوجود اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کرتا تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا بعینہ یہی حال ہے۔

۳............پھر ۱۲ہجری میں بحرین میں کچھ لوگ مرتد ہوگئے تو آپؓ نے ان کو قتل کے لئے علاء ابن الحضرمیؓ کو روانہ کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ٦٣)

۴............اسی طرح عمان میں بعض لوگ مرتد ہو گئے تو ان کے قتل کے لئے عکرمہؓ بن ابی جہل کو حکم فرمایا۔

۵............اہل بخیر میں سے چند لوگ اسلام سے پھرے تو صدیق اکبرؓ نے بعض مہاجرین کو ان کے قتل کے لئے بھیجا۔ (تاریخ الخلفاء ص ٦٣)

٦............اسی طرح زیاد بن لبید انصاریؓ کو ایک مرتد جماعت کے قتل کے لئے حکم فرمایا۔

(تاریخ الخلفاء ص ٦٣)

یہ تمام واقعات وہ ہیں جو اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ اور افضل الناس بعد الانبیاء کے حکم سے ہوئے اور صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں ان کا ظہور ہوا۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی جو کسی خلاف شرع حکم کو دیکھنا موت سے زیادہ ناگوار سمجھتی تھی۔ کیسے ہو سکتا تھا کہ اگر معاذ اللہ صدیق اکبرؓ بھی کسی خلاف شریعت حکم کا ارادہ کرتے تو تمام صحابہ کرامؓ ان کی اطاعت کر لیتے اور خون ناحق میں اپنے ہاتھ رنگتے؟۔ لہٰذا یہ واقعات اور اسی طرح باقی تمام خلفائے راشدینؓ کے واقعات تنہا صدیق اکبرؓ وغیرہ کا عمل نہیں بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کا اجماعی فتویٰ ہے کہ شریعت میں مرتد کی سزا قتل ہے۔

خلیفہ ثانی فاروق اعظمؓ اور قتل مرتد

۱............آپ معلوم کر چکے ہیں کہ مذکور الصدر تمام واقعات میں فاروق اعظمؓ بھی صدیق اکبرؓ کے ساتھ اور شریک مشورہ تھے۔

۲............فاروق اعظمؓ نے چند مرتدین کے متعلق اپنے لوگوں سے کہا کہ ان کو تین روز تک اسلام کی طرف بلانا چاہئے اور روزانہ ان کو ایک ایک روٹی دی جائے۔ اگر تین روز تک نصیحت کے بعد بھی ارتداد سے توبہ نہ کریں تو قتل کر دیا جائے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۱۲ تا ۳۱۳' اس قسم کی متعدد روایات ہیں)

خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ اور قتل مرتد

۱............جو احادیث ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں گزر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ قتل مرتد کو آنحضرت ﷺ کا فرمان سمجھتے تھے اور لوگوں سے اس کی تصدیق کراتے تھے۔

۲............کنز العمال میں بحوالہ بیہقی نقل کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں: ''من کفر بعد ایمانه طائعا فانه یقتل ۰ کنز العمال ج ۱ ص ۳۱۳ حدیث ۱۴۷۰ باب حکم الاسلام ۰ ''جو شخص ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کافر ہو جائے اس کو قتل کیا جائے۔

۳............سلیمان ابن موسیٰ'' نے حضرت عثمانؓ کا دائمی طرز عمل یہی نقل کیا ہے کہ مرتد کو تین مرتبہ توبہ کرنے کے لئے فرماتے تھے۔ اگر قبول نہ کرتا قتل کر دیتے تھے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۱۳' حدیث ۱۴۷۱)

۴............امام المحدیث عبدالرزاق'' نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتد حضرت ذی النورینؓ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ توبہ کی طرف بلایا۔ اس نے قبول نہ کیا تو قتل کر دیا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۱۳ حدیث ۱۴۷۲)

اتفاق کیا ہے۔ (شفاء ص۲۰۸٬۲۰۷ ج۲)

ہمیں اس مختصر گزارش میں تمام خلفاء کی تاریخ اور ان کے قتل کے واقعات کا استیعاب کرنا نہیں ہے۔ بلکہ چند خلفاء اسلام کے طرز عمل کا نمونہ پیش کر کے ایڈیٹر پیغام صلح کو یہ دکھلا دینا ہے کہ آج نعمت اللہ مرزائی کے قتل پر کسی وجہ سے جو طرح طرح کے الزام دولت کابل پر لگائے جارہے ہیں وہ درحقیقت نہ صرف تمام خلفائے اسلام اور اسلامی سیاست پر عیب لگاتا ہے۔ بلکہ خلفائے راشدین کی سنت پر بیہودہ اعتراض اور احکام قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر الزام ہے۔ (نعوذ باللہ)

آئمہ اربعہؒ اور قتل مرتد

ایڈیٹر پیغام صلح نے جہاں تمام احکام قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور تعامل سلف کو پس پشت ڈال کر قتل مرتد کا انکار کر دیا تو کیا عجب ہے کہ اس نے فقہ حنفی کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اور نہایت وقاحت کے ساتھ کہہ دیا کہ: ''فقہ حنفی میں اس کی کوئی تصریح نہیں ملتی۔'' ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ مرتد کے لئے سزائے موت قتل نہ فقط فقہ حنفی کا متفق علیہ مسئلہ ہے بلکہ کل فقہائے امت اور بالخصوص آئمہ اربعہؒ کا اجماعی حکم ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

دیکھو جامع صغیر ص ۲۵۱ باب الاوتداد والحاق بدار الحرب مصنفہ حضرت امام محمدؒ: ''ویعرض علی المرتد حراً کان او عبداً الاسلام فان ابی قتل۔ '' ''مرتد پر اسلام پیش کیا جائے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام۔ پس اگر انکار کرے تو قتل کر دیا جائے۔ اور ملاحظہ ہو: ''قال محمد ان شاء الامام آخر المرتد ثلاثا ان طمع فی توبة اوساله عن ذالك المرتد وان لم یطمع فی ذالك ولم یساله المرتد فقتله فلاباس بذالك۔ موطا امام محمدؒ باب المرتد ص ۳۷۱ '' حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام کو یہ توقع ہو کہ یہ مرتد توبہ کر لے گا یا خود مرتد مہلت طلب کرے تو امام کو اختیار ہے کہ تین روز تک اس کے قتل کو مؤخر کر دے۔ اور اگر نہ اس کو توبہ کی توقع ہو اور نہ خود مہلت طلب کرے۔ ایسی صورت میں اگر امام اس کو بلا مہلت دیئے قتل کر دے تو مضائقہ نہیں۔

حضرت امام مالکؒ

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مرتد کے معاملہ میں وہی قول قابل عمل ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ یعنی مرتد کو تین روز مہلت دے کر توبہ کی طرف بلایا جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔

حضرت امام شافعیؒ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں۔ اول یہ کہ مرتد کو کوئی مہلت نہ دی جائے۔ بلکہ اگر وہ

بقیہ: صفحہ 56 پر

مولانا اصغر علی روحیؒ

نزول مسیح علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی

حضرت مولانا اصغر علی روحیؒ (۱۸۷۱ء م ۱۹۵۴ء) بہت بڑے عالم دین تھے۔ عربی ادب کے اپنے وقت میں امام تھے۔ آپ کے ''احوال و آثار اور ان کے عربی دیوان شعر کی جمع و ترتیب'' پر جناب ڈاکٹر محمد ذوالفقار علی رانا نے پی ایچ ڈی کیا ہے۔ ان کے مقالہ (ص ۵۵۹ تا ۵۶۱) میں نزول مسیح علیہ السلام پر مولانا روحیؒ کا ایک فتویٰ ہے۔ جسے ہم قارئین لولاک کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ مولانا مرحوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ کے جواب میں عربی قصیدہ بھی لکھا تھا۔ جو ۱۰۷ عربی اشعار پر عربی ادب کا شاہکار ہے۔ اس کے ترجمہ کے لئے حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم سے استدعا کی ہے۔ ترجمہ ہو جانے پر عربی قصیدہ بمع ترجمہ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائیں۔ قارئین فتویٰ ملاحظہ فرمائیں: ادارہ

کیا نزول مسیح کی حدیث مرزا قادیانی کی موید ہے؟

ج…… جو امر نص آیت یا حدیث یا اجماع علمائے امت مرحومہ سے پایہ ثبوت تک پہنچ جائے اس میں ایماندار کو چون و چراں کرنے کا کوئی موقع نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں آیت و حدیث کا بروئے اصول عربیت موازنہ کرکے صحیح معنی کا استنباط کرنا ضروری ہے۔ اور علیٰ ہذا اجماع کی صحت کا معیار جو علمائے اصول نے قرار دیا ہے مدنظر رہنا چاہئے۔ اور مخالفت کجروی کرنے لگے تو اسے مرکز اصول سے نہ ہلنے دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ یقیناً صحیح ہے کہ تمام اہل بدعت و ہوا ہمیشہ اصول سے بھاگا کرتے ہیں اور اگر کہیں اصول ان کے موافق پڑتا ہے تو وہاں شیر کی طرح اہل حق کے مقابلہ کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ اصول کہ الفاظ ہمیشہ اپنے معانی حقیقہ پر محمول ہوں گے الا اس صورت میں کے معنی حقیقی کے لینے سے کسی دیگر نص یا اجماع کی مخالفت لازم آئے یا صریح عقل کے رو سے کوئی محال لازم آتا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں ضرورتاً ہمیں لفظ کو مجازی معنی پر محمول کرنا پڑے گا اور وہ معنی مجازی منجملہ ان اقسام مجاز کے ہوں گے جن کی تفصیل کتب اصول میں مندرج ہے۔

مثلاً نزول مسیح کی حدیث میں مسیح علیہ السلام کے متعلق یکسر الصلیب (یعنی مسیح علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے) [illegible] مگر قادیانی [illegible] معنی لیتا ہے۔ لفظ مسیح سے مسیح ابن مریم مراد نہیں۔ بلکہ مسیح بروزی مراد ہے۔ یعنی ایسا شخص

جس میں مسیح علیہ السلام کے کمالات (سچ ہے آدمی جب جھوٹ بولتا ہے تو اسے جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کئی ایک اور جھوٹ گانٹھنے پڑتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے جب اپنے تئیں بروزی مسیح قرار دیا تو یہ سوچا کہ مسیح کے کمالات میں مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھیوں' اندھوں کا تندرست کرنا بھی قرآن میں مذکور ہے۔ مخالفین معجزہ کی استدعا کریں گے تو نہایت بے باکی کے ساتھ الفاظ کو ان کے غیر مقصود معانی پر حمل کیا اور یہ ظاہر کیا کہ: ''اس سے دل کے اندھوں اور کوڑھیوں کا تندرست کرنا مقصود ہے ورنہ درحقیقت مسیح علیہ السلام معجزہ نہیں دکھاتے تھے۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہتا ہے کہ وہ مسمیریزم کا عمل کیا کرتے تھے۔ اگر میں اس عمل کو حقیر نہ سمجھتا تو مسیح سے کم نہ تھا۔'' (عجب تناقص ہے) ہم کہتے ہیں کہ علمائے امت نے بدلیل ثابت کر دیا ہے کہ کاذب خرق عادات نہیں۔) جلوہ گر ہوں گے۔ کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ وہ نصاریٰ کو دلائل کے رو سے مغلوب کرے گا۔ مگر جب یہ سوال کیا جائے کہ کسر صلیب کو حقیقی معنی پر محمول کرنے سے کون سا امر مانع ہے۔ دیکھو جب پیغمبر علیہ السلام نے مکہ فتح کیا تو بیت اللہ کے اندر جس قدر بت تھے سب کو پاش کرا دیا اور شرک کے تمام آثار مٹا دیئے۔ اسی طرح اگر مسیح علیہ السلام نازل ہو کر کفر کے آثار کو مٹائیں گے تو اس میں کونسی خرابی لازم آتی ہے؟۔ اگر کسر صلیب سے دلائل کے ساتھ مغلوب کرنا مراد ہے تو یہ کون سی نئی بات ہے۔ کیونکہ شروع اسلام سے آج تک علمائے امت دلائل قاطعہ کے ساتھ نصاریٰ کا رد لکھتے رہے ہیں اور اس قدر لکھا ہے کہ اب نہ تو کوئی نیا اعتراض پیش ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی شخص نیا جواب دیتا ہے۔ نصاریٰ کے اعتراضات اسلام و بانی اسلام کے برخلاف مشہور و معروف ہیں اور ان کے جوابات اظہر من الشمس ہیں۔ چنانچہ اہل علم خوب واقف ہیں کہ پادری لوگ ہمیشہ انہیں چند ایک چبائے ہوئے مضمون کو بار بار چبایا کرتے ہیں۔ ہم نے آج تک کوئی نیا اعتراض نہیں سنا جس کو بزرگان سلف نے نہایت زور کے ساتھ رد نہ کر دیا ہو اور موجودہ صدی کے علماء میں کئی ایک بزرگوں نے عیسائیوں کا ایسا ناک میں دم بند کیا ہے کہ بجز گریز کے عیسائیوں کو کوئی صورت نظر نہیں آئی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب ''الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح'' کیا اہل کتاب کے رد میں کچھ کم ہے؟۔ علامہ ابن حزم کی الملل و نحل نے جو خامہ فرسائی کی ہے اور جو الزامات نصاریٰ پر قائم کئے کیا نصاریٰ کی شکست کے لئے کافی نہیں؟۔ موجودہ زمانہ میں علامہ آلوسی بغدادی اور مولوی رحمت اللہ مہاجر کیرانوی مرحوم کے مباحثات ایسے نہیں کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمیں کوئی نئی تیاری کرنی پڑے؟۔ انہیں جوابات کو کاٹ چھانٹ کر کے موجودہ علماء نصاریٰ کی تردید بخوبی کر سکتے ہیں۔ اہل یورپ کا فتنہ وفساد جو مذہب اسلام میں رخنہ انداز ہو رہا ہے۔ سوائے نصاریٰ سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ وہ علوم جدیدہ کے رو سے حملے کیا کرتے ہیں اور وہ حملے مقدس اسلام کی نسبت مسیحیت پر سب سے پہلے عائد ہوتے ہیں اور علوم فلسفہ تو ہمیشہ مذہب کے پہلو بہ پہلو چلا کرتے ہیں۔ مگر مذہب ہی ہمیشہ غالب رہا ہے۔ کتب اللہ: ''لأغلبن انا ورسلی'' دیکھو کہ ہر ایک زمانہ کا فلسفہ اپنے اپنے وقت میں مذہب کا مقابلہ کرتا رہا۔ مگر مذہب بدستور اسی حالت پر قائم رہا۔ اس کے اصول میں سر مو فرق نہیں آیا۔ اس لئے مرزا

بقیہ: صفحہ 6 پر

نمائندہ ختم نبوت یورپ

سابق قادیانی مظفر احمد مظفر سے انٹرویو

جناب مظفر احمد صاحب عرصہ ہوا انہوں نے قادیانیت کو ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر حضرت مولانا قاری مشتاق الرحمٰن صاحب غالباً جنوری کے اوائل میں پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے اپنے بھائی ڈاکٹر سعید الرحمٰن پروفیسر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے توسط سے اس انٹرویو کی کاپی ارسال فرمائی۔ اس کاپی میں بعض حصے مس پرنٹ تھے۔ اندازہ سے درست کیا۔ انٹرویو پیش خدمت ہے۔ پاکستان میں ادارہ لولاک ان کے انٹرویو کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ پہلے ان کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر انٹرویو۔

ادارہ

تحریر جناب مظفر احمد

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

خاکسار نے 19 ستمبر 2003ء مسجد توحید آفن باخ فرینکفرٹ جرمنی میں بفضل خدا جید عالم دین حضرت حافظ قاری مشتاق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم امیر جماعت ختم نبوت جرمنی کے دست حق پر جملہ افراد خانہ کے ہمراہ شرف بیعت حاصل کی۔ واضح رہے کہ حضرت کی پرتصوف و پرخلوص شخصیت کا چہار سو شہرہ ہونے کے باعث میرے دل میں امنگ پیدا ہوئی کہ ان سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ لہذا ان سے تعلق پیدا ہوا۔ انہوں نے عاجز کو توجہ دلائی کہ قادیانیت سے برأت یا قادیانیت کو خیر باد کہہ دینا ہی اصل کامیابی نہیں بلکہ قبول اسلام کا برملا اظہار بیعت واقرار درحقیقت ایمان کا تقاضا ہے۔ دوسری جانب میں بھی اس امر میں تاخیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ خیر ان کے تعاون ورہنمائی سے بلاآخر ہم نے اس کار خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ خداوند کریم انہیں درازی عمر سے نوازے۔ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ ان کا وجود اس دیار غیر میں ہمارے لئے یقیناً ایک مشعل راہ سے کم نہیں۔ جس طرح آپ ہر لحظہ ردقادیانیت وتبلیغ دین حق میں کمربستہ ہیں اپنی مثال آپ ہیں۔

خداوند کریم سفر وحضر میں ان کا اور دیگر تمام مسلمان قائدین علمائے کرام' مشائخ اسلام' حفاظ قرآن وداعیان فرقان کا حامی وناصر ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت قاری محمد احمد صاحب کا بھی بے حد تعاون ورہنمائی شامل حال رہی۔ خداوند کریم ان کے بھی درجات بلند کرے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین!

خاکسار: مظفر احمد مظفر

☆...... السلام علیکم مظفر صاحب!

☆...... وعلیکم السلام! شکریہ!

س...... کیا آپ پیدائشی احمدی تھے؟۔

ج...... جی! میرے پردادا گرامی قدر نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کی تھی۔

س...... مختصر سا خاندانی پس منظر بیان کریں گے؟۔

ج...... پلیز بے تکلفی سے پوچھیے۔ہم پانچ بھائی اور ایک بہن ہیں۔قبلہ والد صاحب نیشنل بینک آف پاکستان میں وائس پریذیڈنٹ اور بینک کے چیف آڈٹ تھے؟۔

س...... کیا آپ شادی شدہ ہیں؟اور آپ کے کتنے بچے ہیں؟۔

ج...... جی! میری شادی انگلینڈ میں پچاس ساٹھ سال سے آباد جالندھر کے راجپوت خاندان میں ہوئی اور میرے ماشاء اللہ تین بچے ہیں۔جن میں سے دو بیٹے قادیانیت چھوڑنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انعام کے طور پر عنایت کیے ہیں۔

س...... کیا آپ کے والدین حیات ہیں اور آپ کے قادیانیت چھوڑنے کے بعد ان کا اور دوسرے افراد خاندان کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا ہے؟۔

ج...... والد صاحب فوت ہو چکے ہیں۔والدہ صاحبہ حیات ہیں اور باوجود یکہ وہ اس فیصلہ سے خوش نہیں ہیں۔لیکن ان سے تعلق برقرار ہے۔ایک بہن اور ایک بھائی نے مکمل بائیکاٹ کر لیا ہے۔

س...... آپ کے خاندان میں کوئی جماعتی ذمہ داریوں پر بھی فائز ہے یا تھا؟۔

ج...... ویسے تو عہدے دار میں بھی رہا ہوں اور گھر کے دوسرے افراد بھی کچھ نہ کچھ جماعت میں ایکٹو ہیں۔لیکن اگر آپ ملازمت کے تعلق میں پوچھ رہے ہیں تو میرے تایا ناظر اصلاح وارشاد تھے اور قادیانی جانتے ہیں کہ یہ ایک بہت اہم عہدہ ہے جماعت میں۔

س...... آپ نے کن جماعتی عہدوں پر کام کیا ہے؟۔

ج......

شمع کے رخ سے اٹھا موہوم جانوں کا دھواں
مجھ کو تڑپانے لگی عہد کہن کی داستاں

بچپن تا ایں دم بے شمار عہدوں پر کام کیا ہے۔اوائل عمری میں ناظم صحت‘بعد ازاں ناظم وقار عمل‘ناظم تجدید‘ناظم اطفال‘سیکرٹری مال‘نائب قائد مجلس خدام مقامی وغیرہ وغیرہ!

س...... کیا آپ نے سب خلفاء کی بیعت کی؟۔

ج...... جی نہیں!موجودہ امام میرے تائب ہونے و برأت کے بعد اقتدار میں آئے۔

س...... آپ کا بنیادی اختلاف مرزا قادیانی کی تعلیمات پر ہوا یا نظام پر یا کسی عہدے سے ذاتی اختلاف کی بناء پر جماعت چھوڑ دی؟۔

ج...... میرا کسی سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں تھا۔ لیکن نظام جماعت سے اور مرزا قادیانی کی تعلیم دونوں سے مجھے اختلاف ہوا۔

س...... کونسی تعلیمات آپ کے نزدیک غلط تھیں؟۔

ج...... مرزا قادیانی کی تعلیمات کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں۔ اول وہ حصہ جو 1901ء سے پہلے کا ہے اور دوسرا وہ حصہ جو اس سے بعد کا ہے۔ مرزا قادیانی کے افکار ونظریات دو ادوار میں مختلف ہیں۔ یعنی پہلے حصہ میں انداز فکر اور رنگ میں ہے۔ اس حصہ میں مرزا قادیانی دعویٰ نبوت سے انکاری ہیں اور مدعی نبوت پر لعنت فرمارہے ہیں اور دوسرے میں یعنی 1901ء کے بعد صریح رنگ میں دعویٰ نبوت کے اقراری ہیں۔ مرزا قادیانی کی تعلیمات میں اول درجے کا تضاد اور تاویلات ملتی ہیں جو مرزا قادیانی کی شخصیت کو شکوک میں دھکیل دیتی ہیں اور دماغی خلل پر دلیل بن جاتی ہیں۔

س...... آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟۔

ج...... وہی جو پوری امت مسلمہ کی مشترکہ رائے ہے جو واضح طور پر اپریل 1974ء میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی تمام مسلم تنظیموں کی آواز سے آواز ملاتے ہوئے اور اس کی تائید میں 7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی میں ظاہر کی گئی۔

س...... قادیانی خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے کردار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟۔

ج...... اس موضوع پر تاریخی اوراق خود گواہ ہیں اور ان تاریخی حوالہ جات اور شواہد پر میرا اعتماد ہے۔

س...... آپ بتاسکتے ہیں کہ مرزا طاہر احمد نے جو بیعتوں کی تعداد ساڑھے سترہ کروڑ بتائی تھی۔ ان بیعتوں کی حقیقت کیا ہے؟۔

ج...... دیکھیں یہ سراسر دروغ گوئی ہے اور اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ محض افراد جماعت کا مورال بلند کرنے' ان میں بجھتی ہوئی حدت کی چنگاری' جماعت میں امنگ پیدا کرنے اور کامیاب خلافت کے جھنڈے بلند کرنے کی ایک کارآمد کوشش تھی جو وقتی طور پر افراد جماعت میں دود مایوسی (مایوسی کا دھواں) میں ایک کرن کا کام کرگئی اور عام فہم سادہ لوح آدمی اس نرغے اور دھوکے میں آگیا کہ اب انقلاب جماعت قادیانیہ کے زمانے اور فتح کے ترانے پڑھنے کا وقت آگیا۔ پر یہ کاوشیں اور دعوے سمندر کی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے اور قادیانی خود حقیقت کا سامنا کرکے لرزہ براندام وششدر رہ گئے۔

س...... یہ لوگ سالانہ جلسوں پر اکثر غیر ملکی یعنی یورپین افراد کو دیکھتے ہیں۔ کیا وہ سب قادیانی ہوتے ہیں یا وہ بھی کوئی دھوکہ ہے؟۔

ج...... نہیں نہیں! یہ جماعت کا وطیرہ رہا ہے کہ ایسے موقعوں پر تمام غیر ملکی سفارت خانوں کو دعوت ے بھیج دیئے جاتے ہیں۔ یہ افراد ان دعوت ناموں کا پاس کرتے ہوئے جلسوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ قادیانی یں ہوتے۔ صرف وی آئی پی کے طور پر مدعو ہوتے ہیں۔ دیکھنے والا فوراً مرعوب ہو جاتا ہے کہ اس قدر غیر ملکی افراد دیانی ہو گئے ہیں اور اکثر غیر ملکی سفارت خانوں کے کارکن ہوتے ہیں۔

س...... قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ اصل اسلام قادیانیت ہے تو آپ نے کون سا اسلام قبول کیا ہے؟۔

ج...... وہ اسلام جسے مرزا قادیانی نے اپنی اغراض مشومہ اور مقاصد مذمومہ کے لئے رد کر دیا تھا۔ ے مردہ اسلام کہا تھا۔ جسے باسی دودھ سے تشبیہ دی۔ جسے مولویوں کا اسلام کہا۔ میں نے وہ اسلام قبول کیا ہے۔

س...... آپ کے خیال میں اسلامی اصولوں کے تحت اس جماعت کی کچھ بھی اہمیت ہے؟۔

ج...... نہیں کسی بھی قسم کی اہمیت نہیں۔ یہ دنیا دارالفتن ہے۔ نت نئے فتنے آئے دن سر اٹھا رہے ں۔ زمانہ قدیم میں جبریہ' قدریہ' معتزلہ اور کرامیہ جیسے فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اسلام کے دعویدار تھے۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے عقائد و مسلک سے ہٹ کر نئے موقف اور عقائد گھڑ لئے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ حضرات صحابہ رامؓ کی جماعت کو قرآن مجید نے معیار قرار دیا ہے۔ لہذا جو ان سے الگ ہوا قرآن کریم سے الگ ہو گیا۔ اب بھیں کہ صحابہ کرامؓ کے عہد میں ہی اہل ہوا اپنا کام دکھا چکے تھے۔ غرض فتنے پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ ان ے لئے معیار سچائی کا تعین کرنا میرے قرین تضیع اوقات ہوگا۔ سوائے قیل قال سے کیا حاصل۔

س...... کیا علامہ اقبال قادیانیت کو صحیح اسلام نہیں سمجھتے تھے؟۔

ج...... حکیم الامت علامہ اقبال نے بڑے واضح رنگ میں بروقت فرما دیا تھا کہ: ''قادیانی مذہب رملت دونوں کے غدار ہیں۔'' اور پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ: ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔'' پھر فرماتے ں کہ: ''قادیانیت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ ایک غیر مسلم اسے سمجھ کر قبول کر رہا ہوگا۔ اور المیہ یہ ہوگا کہ وہ ب کفر سے نکل کر دوسرے کفر میں داخل ہوگا۔''

س...... جس طرح علمائے اسلام نے قادیانی جماعت کا تعاقب کیا تھا اور کر رہے ہیں۔ اس بارے ں آپ کا کیا خیال ہے؟۔

ج...... مرزا قادیانی کی وفات کے بعد جماعت ایک منظم تحریک کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اگرچہ اء نے مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی اس جماعت کا تعاقب شروع کر دیا تھا جو اب تک جاری ہے۔ سب سے پہلے ائے لدھیانہ نے اس کی تکفیر شروع کی۔ بعد ازاں دیگر علماء نے اس کی تقلید کی۔ جن علماء نے ان کا ہر میدان میں محاذ محاسبہ کیا ان میں سرفہرست جناب محمد عالم آسی' حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جناب سعد اللہ لدھیانویؒ حضرت لانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ تھے۔ بعد میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند بھی متوجہ ہوئے اور انہوں نے جماعتی طور پر مقابلہ کی طرح ڈالی۔ انہوں نے مجلس احرار کے سرخیل خطیب ہند

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی بیعت کر کے انہیں امیر شریعت مقرر کیا اور ان کی پوری جماعت کو مقابل لا کیا۔ اسی طرح علامہ اقبال نے مولانا ظفر علی خان کو اس طرف متوجہ کیا۔ تقسیم ہند کے وقت فاتح قادیان حضر مولانا محمد حیاتؒ ان سے نبرد آزما ہوئے۔ اس کے بعد مولانا منظور صاحب 1951ء سے ان کے پیچھے لگے ہو ہیں اور جنہوں نے مرزا محمود سے مرزا مسرور تک سب خلیفوں کو مباہلہ کا چیلنج اور دعوت اسلام دیتے آرہے ہیں میں ان تمام حضرات کا احترام کرتا ہوں۔

س...... بقول (قادیانی) جماعت کے جو جماعت چھوڑ دیتا ہے مرتد ہو جاتا ہے۔ کیا آپ مرتد ہیں؟۔

ج...... میں ایسے افراد کی دماغی صحت مخدوش قرار دوں گا۔ مرتد کے لفظی معنی ہیں کافر ہو جانا۔ ہو جانا۔ اسلام سے پھر جانا۔ لیکن کفر سے برأت کا اعلان کرنے والے کو' کفر چھوڑنے والے کو مرتد نہیں بلکہ مسلم کہتے ہیں۔ میرے قرین تو اس سلسلہ کا پہلا مرتد خود مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو کہ اپنے مذموم عقائد کے نشہ خارج از دائرہ اسلام ہوا۔ ہر قادیانی خود اپنے ماتھے پر اس لفظ مرتد کی مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

س...... بقول جماعت کے سچا مدعی نبوت پھلتا پھولتا ہے اور جھوٹا ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ لہذا جماع کی تعداد کا بڑھنا سچائی کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟۔

ج...... دنیا کا مزاج ہی ایسا ہے کہ یہاں خیر وشر کو پھلنے پھولنے کے لئے یکساں ماحول فراہم ہے بلکہ شر کی تشہیر وتبلیغ زیادہ سہل وتیزی سے ہوتی ہے۔ ہم جسے پاگل خیال کریں عموماً اس کی نگاہ میں باقی سب پا ہوتے ہیں۔ اندھے کو اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ بہرے کو چہار سو سناٹا محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح قادیانیوں کا گم بھی غلط حدوں تک پہنچ گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ ان لکیر کے فقیروں کو ج جائے یا جیسی لکیر کھینچ دی جائے یہ اس پر چل نکلتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت ایسے نہیں۔

س...... قادیانی جماعت کا کہنا ہے کہ اگر 1974ء والی قومی اسمبلی کی کاروائی نشر ہو جائے تو پاکستان قادیانی ہو جائے گا۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟۔

ج...... قہقہہ.............. ہاں! اتنا ضرور ہوگا کہ سارے قادیانی مسلمان ہو جائیں گے اور جماع چھوڑ دیں گے۔

س...... قادیانی کہتے ہیں کہ چونکہ تمام فرقوں نے مل کر ہمیں کافر قرار دیا ہے۔ اس طرح سے ہم ناجی فرقہ ٹھہرے۔ کیا یہ سچ ہے؟۔

ج...... قومی اسمبلی نے ایک نہیں دو فرقوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ لاہوری اور قادیانی۔ دونوں علیحدہ علیحدہ جرح ہوئی اور دونوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے بالکل جدا رکھا۔ دونوں کو علیحدہ علیحدہ وقت ملا۔ اس طرح یہ دو فرقے ہوئے۔ ایک نہیں۔

س...... اب ایک آدھ بات آپ کی شاعری کے حوالے سے بھی ہو جائے۔ عبید اللہ علیم کو مرزا طا

قادیانی نے اس دور کا غالب بھی قرار دیا تھا۔ آپ اکثر جماعتی مشاعروں میں شریک رہے ہیں۔ کیا عبیداللہ علیم کے ساتھ بھی آپ نے کسی مشاعرہ میں حصہ لیا؟۔

ج...... جی کئی بار۔ بلکہ میری ایک کتاب ''ریگ دشت عدم'' کا دیباچہ لکھنے کی خواہش کا اظہار اس نے خود کیا۔ مگر موت نے اس کو مہلت نہ دی۔ پھر اس کے بیٹے مظفر منصور نے اس خواہش کی تکمیل کرنے کا عندیہ دیا۔ مگر میرے جماعت چھوڑنے کے بعد یہ ممکن نہیں رہا۔

س...... ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب بھی جماعتی شاعر ہیں۔ یقیناً وہ بھی آپ کو جانتے ہوں گے؟۔

ج...... جی! اور انہوں نے میری کتاب ''رخت سفر'' کا دیباچہ تحریر کیا تھا۔ مگر میں نے بوجوہ اس دیباچے کو کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس دیباچہ میں بعض شعروں کے متعلق فرمایا کہ بعض اساتذہ کے پورے دواوین سے زیادہ بھاری ہیں۔ ان میں سے ایک شعر اس وقت ذہن میں آرہا ہے۔ جو ان کو پسند آیا تھا:

رفتہ رفتہ صبح تک جل بھن گیا سارا وجود
سوز اس درجہ نمود سوز پنہائی میں تھا

س...... کوئی دو تین اشعار مزید۔ تا کہ ہمارے قارئین کے ذوق کی بھی کچھ تسکین ہو جائے!

ج......

کس قدر لذت ہوائے تشنہ کامی دے گئی
پھر مجھے سودائے وقت امتحان رہنے لگا
گلے کے شایاں شاں جب رہے نہ تیغ وتفنگ
تولے گیا سر مقتل میرا وقار مجھے
در تہہ قطرہ اشک اتر آیا ہوں
میں نے ساحل سے نظارہ دیکھنا رہنے دیا

س...... اگر آپ کو کہا جائے کہ جماعت میں گزری ہوئی عمر کو ایک شعر میں بیان کریں؟

ج...... تراشا تھا مظفر تو نے جو بت عہد طفلی میں
خدا کے واسطے ایسے خدا کی بات رہنے دو

س...... آپ نے جماعتی تربیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کئی نظمیں لکھیں۔ کوئی ایسی بھی جو بہت مشہور ہوئی ہو؟۔

ج...... جی! یوں تو کئی لکھی ہیں۔ لیکن ایک نظم منیر باجوہ زعیم انصاراللہ کی فرمائش پر انصاراللہ کے لئے

بقیہ: صفحہ 19 پر

آخری قسط

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اتارا جو رحمٰن کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دینوں کو منسوخ کیا اور ان کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا اور آپ ﷺ کے درگاہ الٰہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروؤں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعد ازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تأمل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بدمذہبوں کے شبہوں کی کرنیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتی ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صراحتہً دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان ویقین کے نزدیک یہ آذم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تأمل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ ہے اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اور ان کا جھوٹ اور نہ جھکیں اس کی طرف اول ان کے جو ایمان نہیں لائے آخرت سے۔ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا اور دراصل یہ قادیانی مسیلمہ کذاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکروفریب بہت مضر ہے۔ اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ بنا دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔ پس ہر مومن پر

واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچیں اور اس کے افتراء سے جو کمینگی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبیینﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن مبین شیطانوں کی وسواسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل واصحاب پر اور سلام سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن سید اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہے۔ سید احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔ دستخط سید جعفر البرزنجی! سید احمد البرزنجی!

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے اور تاکہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس کے انعام وبخشش کو جائیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شبہات وگمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کجی نہ کر سکیں گے۔ یعنی دیندار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کردیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپﷺ پر رحمت کرے اور آپﷺ کی آل واصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپﷺ کی پیروی کی اور جو ان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔ بعد ازاں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ برانگیخت پر شامل ہے اور اس کی طرف بار بار اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بدمذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بدراہ کرنے میں اپنے دادے شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اس لئے کہ دین اسلام کی حدوں کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندے کی فریبوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کر دیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں ورسولوں کو سچا جانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد

ایمان کے ہے اور بے شک جو براہین احمدیہ والے اور اشاعۃ السنۃ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا ان سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جس نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بدراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل واصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے۔ آمین! یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے۔ عاجز بندے محمد علی بن طاہر وتری حسینی حنفی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین وحدیث کا مدرس ہے۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری میں! دستخط: محمد علی السید بن طاہر السید الوتری!

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور درود وسلام اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر اور اس کی آل واصحاب اور نیکی سے ان کے پیروں پر ہمیشہ ہو۔ بعد ازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ واشتہار سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناوٹوں سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت برادران اہل سنت وغیرھم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔ اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے حنفی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط۔ دستخط! محمد ابن عبدالقادر باشہ!

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کاتب الحروف نے اول جو اردو میں رسالہ بنام تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات براہین لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام ومدرسان کرام وغیرھم کی تصدیق وتعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار واسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کردینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں

ہوا تھا۔ اس لئے اول ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جانؒ رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمه العلی الا علی والصلوٰة علیٰ نبیه المصطفیٰ وآله المجتبیٰ مخفی نہ رہے کہ احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات دستگیریہ جو ہفوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف ابتداء سے آخر تک مطالعہ کیا نسخہ شریفہ مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو الہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کئے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض مالیخولیا میں گرفتار ہیں۔ اسی سبب سے صورت متخیلہ موہومہ کو امور مذمنہ الہامیہ قرار دینے میں لاچار ہیں۔ ورنہ باوجود سلامت عقل وحواس اور باوجود ادّعاء اسلام ایسے الہامات واھیہ کے مدعی نہ ہوتے۔ اللهم اکرمنا بکرم امة العلم ونوّر قلوبنا بنور العلم هذا وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین۔

رقمه! احقر العباد الله الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود!

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمه سبحانه وتعالیٰ بعده! این کس رساله هذا را از اول تا آخر بلفظ دیده موارد واعتراضات را از براهین هم مشاهده نمود فی الحقیة بعض مزخرفاتش را بطور نمونه جواب داده آمد تابفحوائے قیاس کن زگلستان من بهار مرا اباطیل باقیه بر آن قیاس نموده شود خداوند کریم مولانا مصنف را (که همیشه کمر همت بحمایت دین بسته دارند دراستیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیله خود۰ مشکور اسلامیان اند وچرا نباشد که کمالات حسبی ونسبی ضمیمه خوبیها کسبی ووهبی از حق سبحانه دارند) جزائے خیر دهدکه درچنیں وقت که باغربت اسلام همقرانست این چنین احسان برزمره اهل سنت گذاشته اند۰ فقط حرره۰ ابوعبیدالله احمد بخش عفاء الله عنه والقاه باالبهش بقلم خود!

مولوی نورالدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہذا کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے اور اس سے میرا اتفاق رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ہذا جمیع متبعین سنت کے لئے وساوس شیطانی وہواجس نفسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سپر توس ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف

رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حررہ عبداللہ المسکین نورالدین عفی عنہ بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاھراً اقوال الھامیہ مؤلف براھین احمدیہ مع تاویلات فاسدہ صاحب اشاعۃ السنہ مخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ وغیر مستند ست اہل اسلام را لازم کہ از اتباع ایں چنیں اشخاص ومطالعہ ایں چنیں الھامات واھیات برکنار باشد۔ واین تحقیقات وتردید الھامات مستند اند بکتب مقبولہ اہل السنۃ الحق احق ان یتبع۔ فقیر غلام محمد بگی والا عفی عنہ بکرمہ و منہ بقلم خود۔ اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ وتاویلات صاحب اشاعۃ السنہ بالکل مخالف شرع اند ومضمون وعبارات رسالہ شریفہ ہذا صحیح بلکہ اصح وہدایت کنندہ گمراہان براہ حق جزاء اللہ سبحانہ مولف خیر الجزاء۔ فقیر نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹونکی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد وآلہ و صحبہ اما بعد! نحیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔ جن میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اور ان کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا بھی الزام لگایا ہے۔ میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔ اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔ پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟۔ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اور ان آیات واحادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔ اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں: ’’واتل علیہم .... ماأوحی الیک من ربک .... قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد .... قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ .... قل

عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون ''اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی شرح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ:''میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لائے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا۔ یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔'' انتہاء! اس بیان میں مؤلف براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا الہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟۔ اس بیان سے مدعی نبوت ہونے کے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ:''اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلۂ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔'' انتہاء! اس لئے کہ جب منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونا حلۂ انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب کماحقہ ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلاتوسط اتباع دوسرے کے' یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔ اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا نبوت سے بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جابجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہوسکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہوسکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغتاً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہوسکنا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا:''اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ''اور جو یہ غرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی اور یقینی نہ ہو۔ اولاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلاتوسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہوگیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟۔ ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جزو اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالۃ سے ثابت

ہوا ہے۔ پس چاہئے کہ بالخصوص ان احکام پر عرض کرنے کے ملہم غیر نبی کو اصلاً ضرورت نہ ہو کیا یقینی الثبوت الدلالۃ کا عملاً یا اعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کی شہادت پر موقوف ہوسکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر تقدیر تخالف اس حدیث صحیح اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالۃ کے مقابل میں ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہونا تو بے شک مسلم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہوسکنا غیر مسلم ومن یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدور فقرہ سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ توجیہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہوا اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگذاشت نہیں کی ہے۔ ھذا مایحظر بالبال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال رقمہ العبد الضعیف المفتی محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ المدرس الاول بالمدرسۃ العالیۃ فی لاھور!

گزارش مؤلف

باسمہ سبحانہ ! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہم اللہ تعالیٰ حرمتہ سے جمیع اہل اسلام خاص وعام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بشہادت مفتیان عرب وعجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وہ ہرگز الہام ربانی کے مورد نہیں۔ یقیناً القائے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہر چند فقیر مؤلف کان اللہ لہ نے ابتدائے ۱۳۰۲ھ سے اولاً بذریعہ خط وکتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آ جائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرہ نہ ہو جائیں۔ مگر بقضائے الٰہی موثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ ہجری میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امرتسر جاکر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دکھلایا اور ان کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ بچشم خود اس کو ملاحظہ کر کے تائب ہو جائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی شاید مرزا قادیانی روبراہ ہو جائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۰۲ میں

اپنے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ میں کئی علماء دین سے مباحثہ کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دو ورقہ اشتہار شائع کر کے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی اور ادّعائے مثیل مسیح کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا بعد ازاں رمضان شریف ۱۳۱۰ ہجری میں حافظ محمد یوسف ضلعدار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرہ کے واسطے تحریک کی فقیر نے تحریر کردی کہ میں حاضر ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نہ مرزا قادیانی آیا نہ کوئی نائب ان کا مختار نامہ لے کر آیا۔ برعکس مولوی محمد احسن امروہی نے فقیر کے فرار کا اشتہار بنام اتمام الحجہ شائع کر دیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرس مدرسہ قصور نے اولاً اس کی تبکیت میں اشتہار شائع کیا۔ ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ ہجری میں دوسرا اشتہار چھپوا دیا۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی پہلی رخنہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارہ میں فتویٰ آچکا ہے جو انہوں نے دعویٰ مخترعہ مسیحیت میں رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں ان میں نبوت و رسالت کا کھلا کھلا دعویٰ کر دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے ان کے مؤید اور ثنا خواں بھی ان کے سخت مخالف ہو کر واشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امروہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرہ بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں۔ صرف دھوکہ بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ ہجری میں اور اشتہار جاری کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت و بطالت ظاہر ہو جائے گی اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا۔ چنانچہ ص ۱۸ توضیح المرام، خزائن ج ۳ ص ۶۰ اور صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۵، ۶۷ تا ۶۸، ۶۹ تا ۷۷ رسالہ ازالہ اوہام، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۹۶، ۴۶۴، ۵۱۵ سے صاف صاف ان کا دعویٰ نبوت و رسالت متحقق ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی اکثر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض پیش گوئیوں کو غلط لکھا ہے ۸ صفحہ ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶ میں دیکھو اور حضرت مسیح و سلیمان کے معجزوں کو شعبدہ بازی اور بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے درج کئے ہیں۔ اسی ازالہ کے ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ میں دیکھو اور چار سو نبی کو جھوٹا لکھ دیا اور ان کی وحی میں دخل شیطان ثابت کیا ہے۔ اسی ازالہ اوہام کے ص ۶۲۷ سے ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹ تک دیکھو اور حضرت مسیح کی وفات کے ادّعا میں قرآن مجید کی آیتوں میں تحریف کر کے کمال دھوکہ دہی کی ہے۔ جدول مندرجہ صفحہ ۳۳۰ سے ۳۳۲ میں اسی ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۲۶۹، ۲۶۸ کو دیکھو۔ اس اشتہار پر بھی نہ خود مدعی مسیحیت کو نہ ان کے کسی مرید کو غیرت دامن گیر ہوئی کہ محفل علماء میں اپنی بریت کرتے یا اس کا جواب شافی دیتے۔ سچ ہے: الحیا من الایمان! پھر ربیع آخر ۱۳۱۱ ہجری میں جو مرزا قادیانی اپنے جدید سسرال کے ہاں چھاؤنی فیروز پور میں آئے تو کئی مسلمانوں نے ان سے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت طلب کیا۔ اس پر مرزا قادیانی، مختصر تقریر کے بعد جواب دیا کہ کسی عالم کو ہمارے پاس لے آؤ ہم ان کی تسلی کر دیں گے۔ پھر جلدی

سے قادیان کو سدھارے۔ دوسری مرتبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ کو جب وہاں آئے تو فقیر کو وہاں کے بعض اہل اسلام نے تحقیق حق کے لئے بلایا۔ فقیر نے وہاں جا کر ان کی مذکورہ بالا تصانیف سے ان کا دعویٰ نبوت توہین انبیاء وغیرھا سب کو دکھلایا۔ چنانچہ ان کے بھیجہ میں آیا۔ اس پر انہوں نے مرزا قادیانی سے فقیر کے ساتھ تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر جواب ملا ہم کو الہام ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہ کریں تب لوگوں نے کہا کہ آپ کے کہنے سے ہم نے بلوایا تھا۔ آخر بعد تکرار بسیار مرزا قادیانی نے بذات خود مناظرہ سے اور اپنے شاگرد و مرید حکیم نورالدین و محمد احسن امروہی سے بھی درمیان میں بیٹھ کر مباحثہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر چھاؤنی فیروز پور کے پچیس معتبر اہل اسلام کی شہادت سے مطبع صدائے فیروز میں اشتہار شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں اور انبیاء کرام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے سخت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکست فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو مناظرہ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امروہی اشتہار جاری کیا کہ مکفرین مرزا قادیانی دسمبر کی تعطیلوں میں لاہور میں آ کر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر یا حکیم نورالدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔ اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اقرار تحریری شمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل از تاریخ مقررہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا۔ مرزا قادیانی آئے نہ دونوں مناظر حاضر پائے۔ حکیم فضل الدین و برہان الدین مناظرہ کو آئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختار نامہ لے آئیں۔ فقیر حاضر ہے۔ پھر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا حصہ فتح اسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذکر اوپر گزرا ہے شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب .... المرقوم ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ

نوٹ: مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔ شوال ۱۳۰۳ھ میں اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریظات منگوائیں اردو رسالہ کا نام ''**تحقیقات دستگیریہ فی ردھفوات براھینیہ**'' اور عربی رسالہ کا نام ''**رجم الشیاطین براغلوطات البراھین**'' تجویز کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاوے حاصل ہوئے۔ مصنف نے اردو عربی رسالہ اور عرب وعجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دکھائے۔ اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعہ طلب کیا کہ وہ خود آ کر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کر لے۔ مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں مباہلہ کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دو دفعہ پمفلٹ شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر لے۔ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اعلان کیا۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

کوئٹہ میں ہفتہ ختم نبوت منایا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سات روزہ ردقادیانیت کورس کے موقع پر مختلف تعلیمی اداروں اور مساجد میں ختم نبوت کے عنوان پر اجتماعات منعقد ہوئے۔

❁ .... 16 اپریل کو خطبہ جمعہ حضرت مولانا خدابخش صاحب نے سنہری مسجد میں ارشاد فرمایا۔ جبکہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیا۔

❁ .... 17 اپریل کو جامعہ ضیاء القرآن سٹلائٹ ٹاؤن میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس سے حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جبکہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی دعا نے پورے مجمع پر آہ وبکا کی کیفیت طاری کردی۔

❁ .... 18 اپریل کو جمعیت علمائے اسلام کے ممتاز رہنما جناب حافظ حسین احمد صاحب ایم این اے کے جامع مطلع العلوم میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب اور حضرت مولانا خدابخش صاحب نے خطاب فرمایا۔

❁ .... 19 اپریل کو جامعہ مفتاح العلوم نیو کوئٹہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا بیان ہوا اور مجلس کے راہنماؤں نے جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالباقی صاحب سے ان کے بڑے بھائی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

❁ .... 20 اپریل کو عشاء کے بعد جامع مسجد زرغون ٹاؤن میں حجیت حدیث کے عنوان پر جلسہ سے مبلغین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا خدابخش صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کے جاندار بیانات ہوئے۔ صدارت فاضل دیوبند حضرت مولانا مفتی سیف الرحمن صاحب نے کی۔

❁ .... 21 اپریل کو جامعہ تجوید القرآن سرکی روڈ میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا لیکچر ہوا۔

❁ .... 22 اپریل کو جامعہ قاسمیہ دیبا میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب ہوا۔

❁ .... 23 اپریل کو جامع مسجد طوبیٰ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب اور مرکزی مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

یوں پورے ہفتہ میں کوئٹہ میں ہفتہ ختم نبوت منایا گیا۔ حضرت مولانا عبدالعزیز آف جتوئی صاحب پروگراموں میں ساتھ ساتھ رہے۔

کوئٹہ میں چھ روزہ ردقادیانیت وعیسائیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام 23تا30 صفر المظفر 1425ھ مطابق 17تا23 اپریل 2004ء چھ روزہ ردقادیانیت وعیسائیت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں 242 افراد نے داخلہ لیا۔

شرکائے کورس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا خدابخش صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' اجرائے نبوت سے متعلق قادیانیوں کے شکوک وشبہات اور ان کے جوابات' حیات مسیح علیہ السلام' وفات مسیح علیہ السلام سے متعلق قادیانیوں کے نام نہاد دلائل اور ان کا توڑ' مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار وکریکٹر اور عیسائیت کے عقائد ابنیت مسیح' الوہیت مسیح' تثلیث' کفارہ' سے متعلق عیسائیوں کے عقائد اور ان کا رد' عیسائی اور قادیانی این جی اوز کی سرگرمیوں کے متعلق لیکچر ہوئے۔ آخری روز تحریری امتحان ہوا۔ جس میں دوسو کے قریب حضرات نے شرکت کی۔

اختتامی تقریب حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا نور محمد ایم این اے صاحب تھے۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب نے مجلس مرکزیہ ملتان کا شکریہ ادا کیا کہ مجلس نے اپنے فاضل مبلغین اور مناظرین بھیج کر کوئٹہ کے مسلمانوں کو قادیانیت کی ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ کورس کے انتظامات میں حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر صاحب' حضرت مولانا عبدالواحد صاحب' حضرت مولانا عبدالعزیز آف جتوئی صاحب' جناب حاجی تاج محمد فیروز صاحب' جناب حاجی خلیل الرحمن صاحب' جناب حاجی کالے خان صاحب' جناب عبدالولی خان صاحب' جناب حافظ خادم حسین صاحب' جناب حاجی فیاض حسن سجاد صاحب سمیت ذمہ داران مجلس نے دن رات کوشش کی۔

پشاور کے علمائے کرام کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور نے مجلس مرکزیہ کی ہدایت اور مسلمانان سرائے نورنگ کی دعوت پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت کے سلسلہ میں ایک تبلیغی وفد حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی قیادت میں جس کے شرکاء حضرت مولانا نورالحق نور صاحب' جناب محمد زبیر صاحب' جناب حاجی نظام اللہ صاحب اور جناب محمد عنایت صاحب تھے۔ سرائے نورنگ گیا۔ سرائے نورنگ کے علمائے کرام اور علاقہ کے معززین سے ملاقاتوں کے علاوہ مرکزی جامع مسجد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب پوپلزئی' حضرت مولانا نورالحق نور صاحب اور جناب محمد زبیر صاحب نے کہا کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کذاب دجال اور اس کی ذریت کے کفریہ عقائد اور ارتدادی سرگرمیوں کی فہرست کافی طویل ہے۔ اور قادیانی ذریت البغایا اپنے اس کفر کو جس ڈھنگ سے بھی چھپانے کی کوشش کرے وہ مسلمانوں کو مزید دھوکہ نہیں دے سکتے۔ علمائے کرام اور خدام ختم نبوت نے ان کے ایک ایک کفر کو تحریر اور تقریر کے ذریعہ واضح کردیا ہے۔

اس موقع پر علمائے کرام نے کہا کہ مرزائیوں نے خالق و مالک کائنات اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توہین کی۔ خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کی شان اقدس میں بکواس کی۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کی۔ اہل بیتؓ عظام' حضرات صحابہ کرامؓ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اولیائے امت اور علمائے دین حقہ کو گالیاں دیں۔ پوری امت مسلمہ کو ولد الحرام اور کنجریوں کی اولاد میں شمار کیا۔ اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خرافات تحریر کیں۔ جس کے تصور ہی سے انسانیت کی روح زخمی ہو جاتی ہے۔ علماء نے اپنے خطاب میں زور دے کر فرمایا کہ سب کچھ مرزائیوں کی کتابوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی مجموعہ روحانی خزائن جو دراصل شیطانی خزائن ہیں میں یہ تمام حوالہ جات بمعہ ثبوت کے موجود ہیں۔ مرزائیت کا اصل مقصد مسلمانوں کو دین رسول اکرم ﷺ سے جدا کر کے یونین جیک کے زیر سایہ جدید عیسائی بنانا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی کوشش تھی کہ جذبہ جہاد کو ختم کر کے امت مسلمہ کو برطانوی سامراج کا مستقل غلام بنادیا جائے۔ مرزائی ذریت کے اس منصوبے کو ناکام بنانے کے لئے مسلمانوں نے مکمل اتحاد و اتفاق کے ذریعہ مشائخ عظام اور علمائے کرام کی زیر قیادت جدوجہد کی۔ جس میں اپنی مالی اور جانی قربانیوں کے ذریعہ تاریخ اسلام میں ایک سنہری باب کا اضافہ کر کے سنت صدیق اکبرؓ کو زندہ کر دکھایا۔ مقررین نے 1953ء اور 1974ء کی تحاریک ختم نبوت پر مکمل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان شہداء اور جان نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کے صدقہ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت آئینی اور قانونی طریقہ سے پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت قرار پا چکی ہے اور حالات کی روشنی میں یہ یقین ہے کہ حکومت برطانیہ کا یہ خود کاشتہ پودا مٹ کر رہے گا۔ ملکی اور غیر ملکی جرائد میں آئے روز مرزائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونے کی خبریں اس کی شاہد ہیں اور الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تمام مکاتب فکر کے سیاسی اور غیر سیاسی مسلمان حضرت اقدس قائد ملت اسلامیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں کی زیر قیادت اس عزم کے ساتھ رواں دواں ہیں کہ قادیانیت اور ان کے ناپاک عزائم کو پیوند خاک کر دیا جائے۔ سرائے نورنگ کے مسلمانوں کا یہ اجتماع عظیم اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس موقع پر اجتماع میں مسلمانوں نے مجلس سے ہر قسم کے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے حکم اور اشارہ پر ہر قسم کی قربانی کا عہد کیا۔ اجتماع حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب کی پرسوز دعا کے بعد ختم ہوا۔ مجلس کی طرف سے اردو اور پشتو میں مجلس کی طرف سے مطبوعہ لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

حضرت مولانا نور الحق نور صاحب زخمی ہوئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا نور الحق نور صاحب سرائے نورنگ کے تبلیغی دورہ پر جاتے ہوئے راستہ میں ایک اتفاقی حادثہ میں زخمی ہوئے۔ جسے فوری طور پر ایک قریبی پرائیویٹ ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں آپ کے پاؤں کی ایڑی پر متعدد ٹانکے لگائے گئے۔ مرہم پٹی کے بعد زخمی حالت میں اجتماع میں شرکت کی اور خطاب بھی

کیا۔ اگرچہ اب قدرے آرام ہے۔ مگر ڈاکٹروں کی ہدایت پر چلنے پھرنے کی ممانعت کے باعث کسی پروگرام میں شریک نہیں ہوسکتے۔ اکابرین مجلس سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

صوبہ سندھ میں ختم نبوت کانفرنسوں سے علمائے کرام کے خطابات

صوبہ سندھ میں پندرہ روزہ ختم نبوت کانفرنس اور اجتماعات منعقد ہوئے۔ جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں نے خطابات کئے۔ رپورٹ درج ذیل ہے:

❁ .... 31 مارچ کو پنوعاقل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت درگاہ بالیجوی شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا عبدالقیوم بالیجوی صاحب نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی صاحب' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا عبدالغفور حقانی صاحب' حضرت مولانا بشیر احمد' جناب قاری خلیل احمد صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب سمیت کئی ایک حضرات نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات حضرت مولانا قاری عبدالتواب الحسینی صاحب شیخ برادری کے عمائدین نے کئے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

❁ .... یکم اپریل کو جامع مسجد صدیق اکبر خیرپور میرس میں سیرت خاتم المعصومین منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی صاحب' جمعیت علمائے اسلام ضلع خیرپور کے امیر حضرت مولانا میر محمد میرک صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب' حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات مقامی مجلس اور جامع صدیق اکبرؓ کی انتظامیہ نے کئے۔

❁ .... 2 اپریل کو جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ جمعۃ المبارک سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ جبکہ جمعۃ المبارک کے بعد دوسری نشست منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا حفیظ الرحمن رحمانی صاحب' حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب' حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب' حضرت مولانا محمد طاہر مکی صاحب کے خطابات ہوئے۔ جبکہ تیسری نشست عشاء کے بعد منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب' حضرت مولانا محمد مراد بالیجوی سکھر' حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا خادم حسین نشتر صاحب' حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو صاحب کے ولولہ انگیز بیانات ہوئے۔ کانفرنس صبح کی اذان تک جاری رہی۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب نے کی۔

❁ .... 3 اپریل کو مبلغین ختم نبوت کا قافلہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی قیادت میں

ٹنڈو آلہیار روانہ ہوا۔ جہاں جامعہ صدیق اکبرؓ جامعہ فاروقیہ جامع مسجد اجابہ میں بیانات ہوئے۔ تاہم ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ٹنڈو آلہیار سے حیدرآباد کے راستہ ملتان واپس تشریف لائے۔ جبکہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ‘ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب‘ حضرت مولانا حفیظ الرحمن رحمانی‘ حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب کنری تشریف لے گئے جہاں مقامی رفقاء سے ملاقاتیں ہوئیں اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب میرپورخاص تشریف لے گئے۔ میرپورخاص میں مدنی مسجد رنگ روڈ سٹلائٹ ٹاؤن میں عشاء کے بعد جلسہ ختم نبوت سے خطاب فرمایا۔ اگلے روز صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد بسم اللہ سٹلائٹ ٹاؤن میں درس دیا۔

❁ ....4 اپریل کو 12 تا 2 بجے مدرسہ احسن المدارس ڈگری میں خواتین اور بنات میں بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء مسجد خضریٰ ڈگری میں کانفرنس سے خطاب کیا۔

❁ ....5 اپریل کو ٹنڈو غلام علی جامعہ قاسمیہ کے طلبہ و اساتذہ کرام سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیوں کے شکوک و شبہات اور جوابات سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد قاضی مبارک میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد زبیر صاحب نے کی۔

❁ ....6 اپریل کو جامعہ قاسمیہ ماتلی میں ظہر کے بعد اساتذہ اور طلبہ سے حیات مسیح علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ پروگرام کی سرپرستی حضرت مولانا محمد عباس صاحب نے کی۔ بعد نماز عصر جماعتی کارکنوں سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جبکہ عشاء کے بعد شمسیہ مسجد میں جلسہ سے خطاب کیا۔

❁ ....7 اپریل کو جامع مسجد اللہ والی ماتلی میں صبح کے بعد درس ہوا۔ دس تا بارہ بجے دن مدرسہ اشاعت القرآن للبنات میں خواتین و بنات سے اصلاحی بیان ہوا۔

❁ ....8 اپریل کو حیدرآباد میں بنات کے مدارس میں بیان ہوا اور رات عشاء کے بعد قاسم آباد کالونی میں جلسہ ختم نبوت سے حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب‘ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب‘ حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

❁ ....9 اپریل کو جامع مسجد عائشہ لطیف آباد نمبر 10 میں بارہ تا ایک بجے اور مرکزی مسجد لطیف آباد نمبر 10 میں ایک تا دو بجے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کا بیان ہوا اور خطبہ جمعہ مرکزی مسجد میں دیا۔ عشاء کے بعد مسجد بلال کوٹری میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام محمد سومرو صاحب‘ حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب اور مقامی علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ انتظامات جناب حاجی محمد زمان خان صاحب‘ جناب بھٹہ صاحب اور مسجد بلال کے خطیب و امام صاحب نے کئے۔ کانفرنس کی نقاہت حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب نے کی۔

❁ ....10 اپریل کو عصر سے قبل دارالعلوم الحسینیہ شہداد کے اساتذہ وطلبہ سے مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر تربیتی بیان ہوا جو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے کیا۔ بعد نماز

عشاء جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا قاری محمد ارشد مدنی صاحب نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب' حضرت مولانا محمد ارشد مدنی صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا دوست محمد مدنی صاحب کی سرپرستی میں ہوئی۔

❁ ....11 اپریل کو نواب شاہ کے مدارس میں بیانات ہوئے۔ جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد خضریٰ مورو میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب اور جناب قاری عبیداللہ آرائیں صاحب نے خطاب کیا۔

❁ ....12 اپریل کو کنڈیارو میں مدرسہ مدینۃ العلوم میں ختم نبوت کے اجتماع سے حضرت مولانا جوگی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کے بیانات ہوئے۔ نگرانی وسرپرستی حضرت مولانا محمد قاسم سومرو صاحب' حضرت مولانا محمد ادریس سومرو صاحب نے کی۔

❁ ....13 اپریل کو محراب پور میں بعد نماز عشاء جناب قاری اسلام الدین صاحب' حضرت مولانا شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب کے بیانات ہوئے۔

یوں تقریباً پندرہ دن کے پروگرام ہوئے۔ سے صوبہ سندھ کے جماعتی حلقہ میں ولولہ وجذبہ پیدا ہوا ہے۔ نئے ساتھی جڑے۔ پرانے حضرات نے کام کے لئے مساعی جمیلہ کا وعدہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے قائد انقلاب اسلامی حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب' حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب' حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب' حضرت مولانا ڈاکٹر زبیر احمد صاحب' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب' حضرت مولانا بشیر احمد صاحب' حضرت مولانا عبدالصمد صاحب' حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب' جناب مفتی محفوظ احمد صاحب' جناب آغا سید محمد صاحب' حضرت مولانا عبداللطیف صاحب' جناب عقیل احمد بندھانی صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا خان محمد جمالی صاحب' حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب' حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب' حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب' حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب سمیت کئی ایک حضرات نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر میں پاس ہونے والی قراردادیں

❁ ....یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت پابند کیا جائے کیونکہ

آئین اور قانون کے تحت قادیانی کھلے عام دعوت و تبلیغ نہیں کر سکتے۔ قادیانی لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

❁............ یہ اجتماع مدینہ کالونی سیشن کورٹ اور سکھر ڈاکخانہ میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کو مشتعل کر کے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کی قادیانی پالیسی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

❁............ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آئین میں اسلامی دفعات بالخصوص قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو نہ چھیڑا جائے۔ اور آئین کو مکمل طور پر بحال رکھا جائے۔

❁............ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو اہم کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ چونکہ قادیانی عقیدہ جہاد کے منکر ہیں۔ لہٰذا افواج پاکستان سے قادیانی افسران کو نکالا جائے۔ اور سکھر ایجوکیشن بورڈ سمیت سکھر ڈاکخانہ جات کے محکموں سے قادیانیوں کی تعیناتی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ان پوسٹوں پر کسی مسلمان کو تعینات کیا جائے۔

❁............ یہ اجتماع عصری تعلیم کی کتابوں سے قرآنی آیات اور جہاد سے متعلق مضامین کے حذف کرنے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان مضامین کو شامل کیا جائے۔ اور آغا خانی فاؤنڈیشن کو تعلیمی بورڈ دینے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

حضرت مولانا خدابخش صاحب کا تبلیغی دورہ

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا خدابخش صاحب دس روزہ تبلیغی دورہ پر اسلام آباد پہنچے۔ حضرت مولانا خدابخش صاحب نے جن مقامات پر اجتماعات سے خطاب فرمایا ان میں محمود آباد جامع مسجد فاروق اعظم G-9-3 اسلام آباد، جامع مسجد قباء پشاور موڑ، جامع اسلامیہ راولپنڈی، جامعہ للبنات الاسلام G-7-3 اسلام آباد، جامعہ صدیقہ للبنات G-10-3 اسلام آباد، جامع مسجد عثمان، جامع مسجد مغیرہ بن شعبہؓ G-10-1 اسلام آباد شامل ہیں۔ ان تمام جلسوں پر ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ آپ کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب، حضرت مولانا مفتی خالد میر صاحب تھے۔

سیرت النبی کانفرنس چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں سالانہ سیرت النبی کانفرنس 9 ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب، حضرت مولانا محمد حسین چنیوٹی صاحب، حضرت مولانا محبوب الحسن صاحب اور حضرت مولانا محمد عابد صاحب نے خطاب کیا۔ جناب قاری محمد یوسف امام محمدیہ مسجد چناب نگر نے تمام انتظامات کئے۔

❁❁❁

قافلہ آخرت

ادارہ

آہ! پروفیسر حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی بھی چل بسے

14 اپریل بروز بدھ دن بارہ بجے علم وعمل کا ایک اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحبؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ لورپکھل بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحبؒ جامعہ اشرفیہ کے قدیم فضلاء میں سے تھے۔ تحصیل علم کے بعد مختلف دینی مدارس میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1984ء میں قادیانیوں نے شعائر اسلام کی توہین کھلے عام شروع کر دی اور کلمہ اسلام کا بیج اپنے ناپاک جسموں پر سجانے لگے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا سخت نوٹس لیا۔ ملک میں احتجاج شروع ہوا۔ مجلس کی شاخیں بننا شروع ہوگئیں۔ مانسہرہ میں مجلس کی تشکیل ہوئی تو علاقائی مجالس کے لئے بھی تحریک ہوئی۔ چنانچہ 1984ء میں لورپکھل کے لئے جماعت کی تشکیل ہوئی۔ حضرت مولانا محمد مظفر اقبال حلقہ پکھل کے امیر منتخب ہوگئے۔ اس وقت سے لے کر تادم مرگ جماعت سے وابستہ رہے۔ حضرت مولانا بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ علم وعمل، اخلاق وتقویٰ اور خلوص میں منفرد مقام کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں جامع مسجد صدیق اکبر اور دارالعلوم صدیقیہ کے نام سے دو ادارے تعمیر کرائے۔ ان کی ترقی کے لئے مصروف عمل تھے۔ ضلع بھر کی دینی سرگرمیوں میں پرجوش حاضری دیتے۔ موقع بموقع خطاب فرماتے۔ ان کی نماز جنازہ میں ضلع بھر کے علماء، صلحاء، مشائخ، سیاستدان، پروفیسرز، دانشور غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مجلس کی نمائندگی مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ اسلام آباد نے کی۔

اظہار تعزیت

- ...... جمعیت علمائے اسلام آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون خصوصی حضرت مولانا نذیر احمد فاروقی خطیب جامع مسجد خلفائے راشدین کراچی کمپنی کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔
- ...... اسلام آباد کے معروف عالم دین حضرت مولانا میاں محمد نقشبندی کے چھوٹے بھائی انتقال کر گئے۔
- ...... جامع مسجد لال کے نائب خطیب جناب قاری محمد ایوب کے والد ماجد لندن میں انتقال کر گئے۔
- ...... مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی کے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ بھی انتقال فرماگئے۔

تمام قارئین لولاک سے التماس ہے کہ ان تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! **ادارہ**

تذکرہ وسوانح الحاج حضرت مولانا محمد احمد صاحبؒ: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

صفحات: 172: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃ خالق آباد نوشہرہ سرحد!

اپنے محبوب لوگوں کو یاد رکھنا۔ ان کے حسن کردار' حسن اخلاق' صدق بیانی کا تذکرہ کرتے رہنا ہی ان سے اچھے اور سچے تعلق کی دلیل ہوتی ہے۔ کسی بزرگ' نیک سیرت' خوب سیرت انسان کو یاد کرنے کے مختلف انداز ہیں۔ ان میں ایک قابل ذکر طریقہ اس شیخ کی زندگی کا سوانحی خاکہ عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ اس پاکبازی پاکیزہ زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بناسکیں اور حضورﷺ کے سچے اور پکے دین پر عمل پیرا ہوسکیں۔ زیر نظر کتاب ایک ایسے ہی عالم جلیل شیخ التفسیر انسان کی سوانح ہے جنہوں نے اپنی زندگی کے شب وروز یاد الٰہی' اشاعت دین' اعلاء کلمتہ اللہ میں صرف کئے اور پھر اس سوانح کا اصل مقصد یہ ہے کہ:

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر
نسل نو سے اک یہی تو واسطہ رہ جائیں گے

الادب البخاری فی ابیات صحیح البخاری: شیخ الحدیث حضرت مولانا لطافت الرحمٰن صاحب: باہتمام ونگرانی: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب: صفحات: 160: قیمت: درج نہیں: ناشر: ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابوہریرۃ خالق آباد نوشہرہ سرحد!

حضور نبی کریمﷺ کی احادیث کی حفاظت' ان کی تدوین وتخریج ہر زمانہ میں مشائخ حدیث نے اس عرق ریزی سے کی ہے کہ عقل وشعور فہم ادراک کی باریک سے باریک چھلنی میں چھان کر انہوں نے احادیث کے انمول اور دریکتا ذخائر تیار کئے۔ انہی کتب احادیث میں سب سے اہم کتاب جس کو اہل علم ودانش اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح بخاری کے نام سے جانتے ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اس کتاب کے ابیات پر مبنی علمی تحقیقی اور مربوط کلام کا مجموعہ ہے جو حضرت شیخ الحدیث مولانا لطافت الرحمٰن کی شاہکار تصنیف ہے۔ اس سے اساتذہ حدیث' طالبان علوم نبوی کے لئے گرانقدر علمی معلومات اور سیر حاصل مطالب حاصل ہوں گے۔ رب کریم حضرت کی اس تصنیف لطیف کو وارثان علوم نبوت کے لئے نافع بنائے اور حضرت کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین!

سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

قافلہ آخرت

ادارہ

آہ! پروفیسر حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی بھی چل بسے

14 اپریل بروز بدھ دن بارہ بجے علم وعمل کا ایک اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ لوئر پکھل بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحبؒ جامعہ اشرفیہ کے قدیم فضلاء میں سے تھے۔ تحصیل علم کے بعد مختلف دینی مدارس میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1984ء میں قادیانیوں نے شعائر اسلام کی توہین کھلے عام شروع کر دی اور کلمہ اسلام کا بیج اپنے ناپاک جسموں پر سجانے لگے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا سخت نوٹس لیا۔ ملک میں احتجاج شروع ہوا۔ مجلس کی شاخیں بننا شروع ہوگئیں۔ مانسہرہ میں مجلس کی تشکیل ہوئی تو علاقائی مجالس کے لئے بھی تحریک ہوئی۔ چنانچہ 1984ء میں لوئر پکھل کے لئے جماعت کی تشکیل ہوئی۔ حضرت مولانا محمد مظفر اقبالؒ حلقہ پکھل کے امیر منتخب ہوگئے۔ اس وقت سے لے کر تادم مرگ جماعت سے وابستہ رہے۔ حضرت مولانا بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ علم وعمل، اخلاق وتقویٰ اور خلوص میں منفرد مقام کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں جامع مسجد صدیق اکبر اور دارالعلوم صدیقیہ کے نام سے دو ادارے تعمیر کرائے۔ ان کی ترقی کے لئے مصروف عمل تھے۔ ضلع بھر کی دینی سرگرمیوں میں پرجوش حاضری دیتے۔ موقع بموقع خطاب فرماتے۔ ان کی نماز جنازہ میں ضلع بھر کے علماء، صلحاء، مشائخ، سیاستدان، پروفیسرز، دانشور غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مجلس کی نمائندگی مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ اسلام آباد نے کی۔

اظہار تعزیت

- ❀ …… جمعیت علمائے اسلام آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون خصوصی حضرت مولانا نذیر احمد فاروقی خطیب جامع مسجد خلفائے راشدین کراچی کمپنی کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔
- ❀ …… اسلام آباد کے معروف عالم دین حضرت مولانا میاں محمد نقشبندی کے چھوٹے بھائی انتقال کر گئے۔
- ❀ …… جامع مسجد لال کے نائب خطیب جناب قاری محمد ایوب کے والد ماجد لندن میں انتقال کر گئے۔
- ❀ …… مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی کے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب بھی انتقال فرما گئے۔

تمام قارئین لولاک سے التماس ہے کہ ان تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! ادارہ

تذکرہ وسوانح الحاج حضرت مولانا محمد احمد صاحبؒ: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

صفحات: 172: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد!

اپنے محبوب لوگوں کو یاد رکھنا۔ ان کے حسن کردار' حسن اخلاق' صدق بیانی کا تذکرہ کرتے رہنا ہی ان سے اچھے اور سچے تعلق کی دلیل ہوتی ہے۔ کسی بزرگ' نیک سیرت' خوب سیرت انسان کو یاد کرنے کے مختلف انداز ہیں۔ ان میں ایک قابل ذکر طریقہ اس شیخ کی زندگی کا سوانحی خاکہ عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ اس پاکبازی پاکیزہ زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بناسکیں اور حضورﷺ کے سچے اور پکے دین پر عمل پیرا ہوسکیں۔ زیرنظر کتاب ایک ایسے ہی عالم جلیل شیخ التفسیر انسان کی سوانح ہے جنہوں نے اپنی زندگی کے شب وروز یاد الٰہی' اشاعت دین' اعلاء کلمۃ اللہ میں صرف کئے اور پھر اس سوانح کا اصل مقصد یہ ہے کہ:

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر
نسل نو سے اک یہی تو واسطہ رہ جائیں گے

الادب البخاری فی ابیات صحیح البخاری: شیخ الحدیث حضرت مولانا لطافت الرحمٰن صاحب: باہتمام

ونگرانی: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب: صفحات: 160: قیمت: درج نہیں: ناشر: ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد!

حضور نبی کریمﷺ کی احادیث کی حفاظت' ان کی تدوین وتخریج ہر زمانہ میں مشائخ حدیث نے اس عرق ریزی سے کی ہے کہ عقل وشعور فہم وادراک کی باریک سے باریک چھنی میں چھان کر انہوں نے احادیث کے انمول اور دریکتا ذخائر تیار کئے۔ انہی کتب احادیث میں سب سے اہم کتاب جس کو اہل علم ودانش اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کے نام سے جانتے ہیں۔ زیرنظر کتاب بھی اس کتاب کے ابیات پر مبنی علمی تحقیق اور مربوط کلام کا مجموعہ ہے جو حضرت شیخ الحدیث مولانا لطافت الرحمٰن کی شاہکار تصنیف ہے۔ اس سے اساتذہ حدیث' طالبان علوم نبوی کے لئے گرانقدر علمی معلومات اور سیر حاصل مطالب حاصل ہوں گے۔ رب کریم حضرت کی اس تصنیف لطیف کو وارثان علوم نبوت کے لئے نافع بنائے اور حضرت کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین!

سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

صفحات:336: قیمت:-/120: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد!

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں کی یاد کچھ شدت سے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ ان کی زندگی اپنے کارناموں سے مذین اور معطر ہوتی ہے کہ جن کی دور حاضر میں شدت سے ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ ان کی فراست' ذکاوت' حسن کلام' حسن کردار' قابل تقلید اور قابل رشک ہوتا ہے۔ زیر نظر کتاب قائد ملت قافلہ حریت کے جرنیل مجاہد فی سبیل اللہ فقیر وقت حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی سوانح' سیرت وکردار پر مبنی ہے۔ مولف نے کتاب کے بارہ ابواب قائم کر کے اس سے مراجعت کو آسان اور فائدہ مند بنا دیا ہے۔ اس میں باب نمبر چھ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے کہ تردید باطل ہر شخص کا کام نہیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کی وہ طبیعت صاف کی کہ جو اس شخص کے مومن ہونے کے قائل تھے ان کی طبیعت جرح کے بعد باغ و بہار ہو گئی اور مرزا ناصر کا جھوٹ کھل کر سامنے آ گیا اور اسلام کی سربلندی کی کلی کھل گئی اور سرخ گلاب آشکارا ہو گیا۔ رب کریم مراجعت کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ: مصنف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

صفحات:320: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد

تاریخ انسانی میں ایسے افراد کثرت سے گزرے ہیں جو اپنے جانے کے بعد ایسے نقوش جاوداں چھوڑ جاتے ہیں جو آنے والی نسل کے لئے معین اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے جلی اور روشن خیالات سے اپنے لئے سرمایہ حیات تلاش کرتے ہیں۔ ان کے سیاسی تجربے نظام سیاسیات چلانا سیکھتے ہیں۔ ان کی مجاہدانہ زندگی سے وہ اپنے لئے باطل کے سامنے جینے کا سلیقہ اپناتے ہیں۔ انہیں نامور اور عظیم شخصیات میں سے ایک اہم شخصیت حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی ہے جن کا اس کتاب میں تذکرہ ہے۔ یہ کتاب ان کی زندگی کے تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ایک سعادت مند کے لئے ان کی یہ مثالی اور باکردار زندگی نمونہ ضرور بن سکتی ہے۔ رب تعالیٰ اکابر کے نقش قدم پر چل کر قرآن وسنت کی عظیم دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات: مصنف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب:

صفحات:272 قیمت:-/90: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ ان کی فقہ قابل عمل ہے اور انہی کے بتلائے ہوئے مسائل استنباطات کی روشنی میں عوام اپنے عقدے حل کرتی ہے۔ اپنے راستے سنوارتی ہے۔ اپنے دریچے روشن اور معطر کرتی ہے۔ اس کتاب میں امام انقلاب' فقیہ ملت' مجاہد فی سبیل اللہ' داعی حق کی ایمان افروز عشق آفریں جذب وکیف سے مزین جذبہ صدق ووفا سے معمور روشن اور جلی حروف سے سرشار عشق ووفا کی وہ داستان انقلاب آفریں ہے جو انسان کے جذبات بناتی ہے۔ زندگی کو حیات جاوداں بخشتی ہے۔ بے راہ انسان کو صراط مستقیم' کج فہم اور بے شعور انسان کو فہم حلیم اور باشعور شخصیت کی طرح بامقصد حیات طیبہ نصیب کرتی ہے۔ رب کریم حضرت مولانا

حقانی صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کتاب کو نہایت عرق ریزی سے زیب قرطاس کیا ہے اور معاندین اور مخالفین کے لئے ایک ایسا گلدستہ ہدایت مہیا کیا ہے جس کی حقیقی اور پر کیف خوشبو سے وہ اپنے دل ودماغ سے تعصب وعناد کی روشن کو دور کر کے حق وصداقت علم ودانش کے حقیقی مفہوم کو سمجھ سکیں اور قرب الٰہی حاصل کرسکیں۔

محرف قرآن: مصنف: علامہ سید تصدق بخاری صاحب: باہتمام: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب: صفحات: 270: قیمت:-/120: ناشر: ادارہ العلم والتحقیق جامعہ ابو ہریرۃؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد

عقل سلیم قدرت کا ودیت کردہ بہت بڑا انعام ہے۔ آنکھ دیکھنے کے لئے روشنی کی محتاج ہے۔ عقل ہدایت کے نور نبوت کی محتاج ہے۔ اگر فقط عقل کے گھوڑے دوڑائے جائیں تو یہی عقل انسان کی ذلت ورسوائی کا باعث بن جاتی ہے۔ زیر نظر کتاب ایک ایسے ہی جدت پسند عقل کے دلدادہ روشن خیالی کے پرستار کی حقیقی کہانی پر مبنی ہے۔ تاکہ آج کے روشن خیال اس شخص کو عالم جلیل، دانشور سمجھنے کی بجائے ان پر اس کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے اور وہ قرآن وسنت کے احکامات اہل علم اور فقہاء کرام کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

بقیہ: قتل مرتد

وہیں توبہ کرے تو فوراً قتل کردیا جائے۔ اور دوسری یہ کہ تین دن کی مہلت دینے کے بعد توبہ نہ کرنے کی صورت میں قتل کردیا جائے۔ (شفاء ص ۲۲۶، ۲۲۷ ج ۲)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے۔ (شفاء ص ۲۲۶ ج ۲)

اس قدر گزارش کے بعد ہمارے خیال میں کسی مسلمان کو جس طرح اس مسئلہ کے حکم میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اسی طرح اس میں بھی شبہ نہیں رہتا کہ مرزائی حضرات قطعیات اسلامیہ سے انکار کردینے اور بے حیائی کے ساتھ نصوص شرعیہ کے ٹھکرانے کو کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے۔ ویحسبونه هينا وهو عند الله عظيم!

بقیہ: تحقیقات دستگیریہ

بالآخر ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی، اردو فتویٰ شائع فرمایا۔ مصنف کی کمال دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبول اسلام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دستکش ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کردیا تھا تو حضرت مولانا نے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دنیا وآخرت کی سرخروئی حاصل فرمائی:

نوٹ: چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی تکذیب پر مرباندھا ہے لہٰذا اب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بٹالوی صاحب کی تردید تھی اس سے وہ بری الذمہ ہوگئے ہیں۔ خدا کے کلام آیات قرآنی وکلام خیر حابنانے کی بھی خود انہوں نے تردید کردی ہے۔ فلحمدلله! وهو الهادي (منہ عفی عنہ! ایڈیشن اول ص ۷)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیرالانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/150	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/75	خاتم النبیین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/70	تحفہ قادیانیت جلد اول مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
تحفہ قادیانیت جلد دوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد سوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد چہارم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد پنجم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: -/100	احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد چہارم حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ حضرت حالیؒ حضرت میرٹھیؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد پنجم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ششم قاضی سلیمان منصور پوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہفتم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہشتم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد نہم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد دہم مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ قیمت: -/125	قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: -/100	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50
قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: -/100	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت: -/80	رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعود قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600 'احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

احتساب قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ نے اکابرین کے رد قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ احتساب قادیانیت ✪ جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ ✪ جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ✪ جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ✪ جلد چہارم حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ ✪ جلد پنجم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ششم قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی ✪ جلد ہفتم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ہشتم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ ✪ جلد نہم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ امرتسریؒ ✪ جلد دہم حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ اور حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ ✪ جلد یازدھم جناب بابو پیر بخشؒ ✪ جلد دوازدھم جناب بابو پیر بخشؒ کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہیں جو کہ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف
رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا

نوٹ: احتساب مکمل سیٹ 12 جلد رعایتی قیمت -/1200

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
514122